خبرنامہ اکادمی

جلد: 18 | شمارہ نمبر: 01 تا 03 | اکادمی ادبیات پاکستان | جنوری تا مارچ 2024ء

اکادمی ادبیات پاکستان کی ہیئتِ حاکمہ (بورڈ آف گورنرز) کا اکتیسواں اجلاس

پُرتگال سے تعلق رکھنے والے عالمی شہرت یافتہ ناول نگار، ڈراما نگار اور شاعر ژوزے لوئیش پیشوتو کے ساتھ خصوصی نشست

اکادمی ادبیات پاکستان اور نیشنل بُک فاؤنڈیشن کے مابین معاہدہ

عالمی یوم خواتین کے موقع پر اسلام آباد سمیت تمام صوبائی/علاقائی مراکز میں خواتین کے مشاعرے

پُرتگال سے تعلق رکھنے والے عالمی شہرت یافتہ ناول نگار، ڈراما نگار اور شاعر ژوزے لوئیش پیشوتو کے ساتھ خصوصی نشست

اسلام آباد (26 فروری 2024):
اکادمی ادبیات پاکستان میں پُرتگال سے تعلق رکھنے والے عالمی شہرت یافتہ ناول نگار، ڈراما نگار اور شاعر ژوزے لوئیش پیشوتو کے ساتھ نشست کا اہتمام کیا گیا جس میں پاکستانی زبانوں کے ممتاز ادیبوں نے شرکت کی۔ اِس نشست میں پُرتگال کے سفیر جناب فریڈیریکو سِلوا نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ انھوں نے پُرتگالی زبان کی اہمیت اور اُردو زبان سے اِس کے مشترکات پر روشنی ڈالی۔ اُنھوں نے حالیہ نشست کو پاک پُرتگال علمی ادبی تعاون کے سلسلے میں پہلی اینٹ قرار دیتے ہُوئے علم و ادب اور ثقافت کے میدانوں میں ہر دو ممالک کے مابین تعلقات کو استوار کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ اکادمی ابیات کی صدر نشین ڈاکٹر نجیبہ عارف نے پرتگال سے آئے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور دَورِ حاضر میں دُنیا بھر کے اہلِ قلم کے ایک دوسرے سے میل جول کی اہمیت پر زور دیا۔ اُنھوں نے کہا کہ زبان و ادب کو عالمی سطح پر اقوامِ عالم کے مابین مفاہمت، ہم آہنگی اور ایک دوسرے کے نقطہ نظر کو سمجھنے کے لیے عمل میں لایا جاسکتا ہے۔ اکادمی ادبیات کے ڈائریکٹر جنرل سُلطان ناصر نے نظامت کی جبکہ ادیب و مترجم ظفر سیّد نے ژوزے لوئیش پیشوتو کا مختصر تعارف کرایا۔ ژوزے لوئیس پیشوتو نے تفصیلی گفتگو کی اور مکالمے کی صورت میں حاضرین کے سوالات کے جوابات دیے۔ اُنھوں نے گفتگو کے آغاز میں اپنے عظیم پُرتگالی ادیب ژوزے سراما گو سے اپنے تعلق کا اظہار کیا اور بتایا کہ کس طرح اُنھوں نے ادب کی دُنیا میں مقام بنایا۔ ترجمے کے حوالے سے بات کرتے ہُوئے اُنھوں نے کہا کہ سب لکھنے والے ہی کسی نہ کسی سطح پر گویا مترجمین ہی ہیں کہ وہ چاہے ایک زبان کو دوسری زبان میں نہ بھی ڈھال رہے ہوں مگر وہ ایک صورتِ حال کو دوسری صورتِ حال میں ڈھالتے رہتے ہیں۔ اُنھوں نے کہا کہ پُرتگال میں ایک ہی زبان بولی جاتی ہے تاہم پاکستان میں زبانوں کا تنوّع قابلِ ذکر ہے۔ اُنھوں نے کہا کہ پُرتگال کے اکثر اہلِ قلم کسی ایک صنفِ سخن میں لکھنے کی بجائے متعدد اصنافِ سخن میں طبع آزمائی کرتے ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں ژوزے لوئیش پیشوتو نے کہا کہ اگرچہ عجز و انکسار پسندیدہ وصف ہے مگر ایک قلم کار کو لازماً جرات منداور خود اعتماد ہونا چاہیے۔ اِسی طرح ایک لکھنے والے کے پاس اِس بات کا واضح جواز ہونا چاہیے کہ کوئی قاری اپنی سب مصروفیات کو ترک کر کے اُس کی کتاب کے ساتھ آخر کیوں وقت گزارے۔ ایک قلم کار کو سب سے پہلے خود اپنے لکھے پر یقین کرنا چاہیے۔ ایک اور سوال کے جواب میں انھوں نے کہا کہ حقیت اور افسانے میں سیاہی و سفیدی جیسا فرق نہیں بلکہ اِن کے بیچ کئی سُرمئی منطقے ہوتے ہیں۔ اُنھوں نے کہا کہ بسا اوقات ہم جس شے کو حقیقت سمجھتے ہیں اُس کی بنیاد ہی فسانے پر ہوتی ہے۔ اُنھوں نے کہا کہ "خالص فکشن" کچھ نہیں ہوتا کیونکہ لکھنے والے کے حقیقی تجربات، واقعات اور یادیں فکشن کی تخلیق کے لمحے اپنا کردار ادا کرتی رہتی ہیں۔ صحافت اور ادب کے فرق سے متعلق ایک سوال کے جواب میں اُنھوں نے کہا کہ صحافت ہر لحظہ بدلتی صورتِ حال کی بات کرتی ہے جبکہ ادب اُن موضوعات پر بات کرتا ہے جو بدلتے نہیں، گویا زمان و مکاں کی قیود سے آزاد ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشین، اکادمی، جناب ژوزے لوئیش پیشوتو کو اکادمی کی مطبوعات کا سیٹ پیش کر رہی ہیں۔ اس موقعے پر سلطان ناصر، ڈائریکٹر جنرل اکادمی اور پرتگال کے سفیر جناب فریڈیریکو سِلوا بھی موجود ہیں۔

جناب ژوزے لوئیش پیشوتو ''ایوانِ اعزاز'' کا دروہ کر رہے ہیں ان کے ہمرہ سلطان ناصر، ڈائریکٹر جنرل اکادمی، پرتگال کے سفیر جناب فریڈیریکو سِلو، ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشین، اکادمی اور جناب ملک مہر علی، افسر انتظامیہ و دیگر بھی موجود ہیں۔

جناب ژوزے لوئیش پیشوتو کے ساتھ خصوصی نشست میں شرکا کا گروپ فوٹو

الجزائر کے سفیر عزت مآب ڈاکٹر براہیم رومانی کا دورۂ اکادمی ادبیات پاکستان

الجزائر کے سفیر عزت مآب ڈاکٹر براہیم رومانی کو دورۂ اکادمی ادبیات پاکستان کے موقع پر ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشین، اکادمی مطبوعات کا سیٹ پر پیش کر رہی ہیں جبکہ سلطان ناصر، ڈائریکٹر جنرل، اکادمی بھی ہمراہ ہیں۔

اسلام آباد (11 مارچ 2024): الجزائر کے سفیر عزت مآب ڈاکٹر براہیم رومانی نے اکادمی ادبیات پاکستان کا دورہ کیا اور صدر نشین پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف سے ملاقات کی۔ ملاقات میں اکادمی کے ڈائریکٹر جنرل سلطان ناصر بھی موجود تھے۔ ملاقات میں صدر نشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف اور الجزائر کے سفیر عزت مآب ڈاکٹر براہیم رومانی نے باہمی دلچسپی کے اموراور دونوں ممالک میں ادب کے فروغ پر تبادلہ خیال کیا۔ ڈاکٹر براہیم رومانی نے بتایا کہ اُن کی کاوشوں سے پاکستان اور الجزائر کے مابین کاروباری مراسم میں بہتری آئی ہے۔ انھوں نے بتایا کہ چونکہ وہ خود علم و ادب سے گہرا شغف رکھتے ہیں، لہٰذا اُن کی خواہش ہے کہ ہر دو ممالک کے مابین علمی ادبی راوابط میں بھی بہتری آئے۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے معزز سفیر کو اکادمی میں ہونے والی ادبی سرگرمیوں اور آئندہ کے ادبی منصوبوں اور مطبوعات کی اشاعت سے آگاہ کیا۔ انھوں نے کہا کہ الجزائر اور پاکستان کے ادیبوں کے وفود کا تبادلہ اور اہم ادبی نگارشات کے تراجم دونوں اقوام کو ایک دوسرے کے قریب لانے کا باعث ہوں گے۔ تاہم کسی بھی معاہدے کی عملداری متعلقہ ڈویژن اور وزارتِ خارجہ ہی کی اجازت سے ممکن ہو سکے گی۔ الجزائر کے سفیر ابراہیم رومانی نے ڈاکٹر نجیبہ عارف کی سربراہی میں اکادمی کی کارکردگی کو سراہا اور آئندہ کے منصوبوں کو خوش آئند قرار دیا۔ آخر میں صدر نشین ڈاکٹر نجیبہ عارف نے الجزائر کے سفیر کو اکادمی کی منتخب مطبوعات کا سیٹ پیش کیا۔

الجزائر کے سفیر عزت مآب ڈاکٹر براہیم رومانی دورۂ اکادمی ادبیات پاکستان کے موقع پر صدر نشین اکادمی ڈاکٹر نجیبہ عارف سے تبادلہ خیال کر رہے ہیں۔

الجزائر کے سفیر عزت مآب ڈاکٹر براہیم رومانی دورۂ اکادمی ادبیات پاکستان کے موقع پر ''ایوان اعزاز'' کا دورہ کر رہے ہیں۔

اکادمی ادبیات پاکستان کی ہیئتِ حاکمہ (بورڈ آف گورنرز) کا اکتیسواں اجلاس

اکادمی ادبیات پاکستان کی ہیئتِ حاکمہ (بورڈ آف گورنرز) کے اکتیسویں اجلاس کے شرکا کا گروپ فوٹو

اسلام آباد(03 جنوری 2024):اکادمی ادبیات پاکستان کی ہیئتِ حاکمہ (بورڈ آف گورنرز) کا اکتیسواں اجلاس چیئرپرسن اکادمی پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف کی صدرات میں منعقد ہوا۔ بورڈ کے معززممبران کے تعارف کے بعد 2023 میں وفات پانے والے ادبا و شعرا کے لیے اجتماعی دعائے مغفرت کی گئی۔ اکادمی کی صدرنشین پروفیسر ڈاکٹرنجیبہ عارف نے اپنے استقبالیہ خطبے میں کہا کہ علم وادب کے فروغ سے پاکستان کے سافٹ امیج کوبہتر بنانے کی ضرورت ہے تا کہ بین الاقوامی سطح پر یہ تاثر جائے کہ ہم مہذب و معتدل قوم ہیں۔ ڈاکٹرنجیبہ عارف نے کہا کہ اکادمی ادب کے فروغ سے قومی ہم آہنگی پیدا کرے کے لیے کوشاں ہے تا کہ لوگوں میں انتشار، اضطراب اورنفرت کی سوچ کوختم کیا جا سکے اور ادیبوں کو امن، محبت اور رواداری کے فروغ کے لیے پلیٹ فارم میسر آئے۔ صدرنشین نے اپنی گفتگو میں مضافات میں موجود باصلاحیت ادیبوں اور شاعروں کو دریافت کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ مضافات کے عمدہ لکھاریوں کو باقاعدہ شناخت دینی چاہیے اور انھیں قومی دھارے میں شامل کرنا چاہیے۔ اجلاس میں وزارت خزانہ، وزارت قومی ورثہ وثقافت ڈویژن اور ہائرایجوکیشن کے نمائندے بھی شریک تھے۔ اکادمی ادبیات پاکستان کے ڈائریکٹر جنرل سلطان محمد نواز ناصر نے انتالیس نکاتی ایجنڈے کو بالترتیب بورڈ کے ممبران کے سامنے پیش کیا۔ بورڈ کے معززممبران نے تمام نکات پر فرداً فرداً غوروخوض کیا اور بحث و تمحیص کی۔ ادب کے فروغ اور ادیبوں کی فلاح و بہبود کے حوالے بعض نکات کو منظور کیا گیا جبکہ بعض نکات کو معمولی تبدیلی کے ساتھ منظور کیا گیا۔ اِسی طرح بعض مالی وانتظامی نکات کو حکومتی احکامات کی روشنی میں آئندہ اجلاس کے لیے مؤخر کیا گیا جبکہ بعض معاملات کے لیے کمیٹیاں بنانے کی سفارش کی گئی۔ اجلاس کے آخر میں صدرنشین اکادمی پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف نے بورڈ کے معززممبران کو اکادمی کی تازہ مطبوعات کے سیٹ پیش کیے۔ بورڈ آف گورنرز کے اس اکتیسویں اجلاس میں صدرنشین ڈاکٹر نجیبہ عارف (صدرِمجلس)، سلطان محمد نوازناصر (سیکرٹری مجلس)، نذیرحسین (نمائندہ ہائر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد)، صحبت علی تالپور (جوائنٹ سیکرٹری فناشنل ایڈوائزر، نمائندہ وزارت خزانہ)، سبینو سکندر جلال (جوائنٹ سیکرٹری قومی ورثہ و ثقافت ڈویژن)، عباس تابش (پنجاب)، ڈاکٹر گلزار احمد (خیبر پختون خواہ) اور ڈاکٹر اسحاق سمیجو (سندھ) زینت ثنا (بلوچستان)، احسان شاہ (گلگت بلتستان)، اختر عثمان (وفاقی دارُالحکومت)، ڈاکٹر صغریٰ صدف (پنجابی زبان)، محترمہ کلثوم زیب (پشتو زبان)، ڈاکٹر سعدیہ کمال (سرائیکی زبان)، حارث خلیق (انگریزی زبان)، قاسم نسیم (شینا/بلتی/کھوار زبانیں)، ماجد شاہ (ہندکو زبان)، ڈاکٹر منظور علی ویسریو (سندھی زبان)، ڈاکٹر ضیاالرحمٰن (بلوچی زبان)، افضل مراد (براہوی زبان) اور مبین مرزا (اردو زبان) شامل تھے

بین الاقوامی "سی پیک کلچرل کاروان 2024" کی حکمت عملی وضع کرنے کا ابتدائی اجلاس

بین الاقوامی "سی پیک کلچرل کاروان 2024" کی حکمت عملی وضع کرنے کا ابتدائی اجلاس کے شرکا کا گروپ فوٹو

اسلام آباد(26 فروری 2024)؛وزیر ثقافت وقومی ورثہ سید جمال شاہ کی زیرسربراہی پی این سی اے میں بین الاقوامی "سی پیک کلچرل کاروان 2024" کی حکمت عملی وضع کرنے کے لیے ابتدائی اجلاس ہوا جس میں چین، روس، قازقستان، آذربائیجان، ترکمانستان، کرغستان اور ازبکستان کے معزز سفیروں اور دیگر سفارت کاروں نے شرکت کی۔ اجلاس میں قومی ورثہ و ثقافت ڈویژن کے افسران سمیت ڈویژن کے ملحقہ اداروں کے سربراہوں نے بھی شرکت کی۔ اس موقع پر اکادمی ادبیات پاکستان کی صدرنشین ڈاکٹر نجیبہ عارف نے دوست ممالک کے معزز سفیروں کو پاکستانی ادیبوں کے انگریزی تراجم پر مبنی کتب کا تحفہ پیش کیا۔

اکادمی ادبیات پاکستان کی نومطبوعہ کتاب ''علی بابا شخصیت اور فن'' کی تقریب پذیرائی

اکادمی ادبیات پاکستان کی نومطبوعہ کتاب ''علی بابا شخصیت اور فن'' کی تقریب پذیرائی میں ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشین اکادمی، وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات اور پارلیمانی امور مرتضیٰ سولنگی، کتاب کے مصنف مدد علی سندھی، وفاقی وزیر تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت اور ڈاکٹر شاذیہ اکبر اسٹیج پر بیٹھے ہیں۔

اکادمی ادبیات پاکستان کی نومطبوعہ کتاب ''علی بابا شخصیت اور فن'' کی تقریب پذیرائی میں شرکا سے وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات اور پارلیمانی امور مرتضیٰ سولنگی، کتاب کے حوالے سے اظہار خیال کر رہے ہیں۔

اسلام آباد (09 جنوری 2024): اکادمی ادبیات پاکستان کی نومطبوعہ کتاب ''علی بابا شخصیت اور فن'' کی تقریب پذیرائی 7 فروری کو منعقد ہوئی۔ کتاب کے مصنف مدد علی سندھی، وفاقی وزیر تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات اور پارلیمانی امور مرتضیٰ سولنگی مہمان خصوصی تھے۔ صدر نشین اکادمی ادبیات ڈاکٹر نجیبہ عارف نے سپاس نامہ پیش کیا اور معزز مہمانان و شرکائے محفل کا شکریہ ادا کیا۔ ڈپٹی ڈائریکٹر محمد عاصم بٹ نے کتاب کا تعارف کرایا جب کہ ڈاکٹر منظور علی ویسریو نے کلیدی خطبہ پیش کیا تقریب کی نظامت ڈاکٹر شاذیہ اکبر نے کی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مرتضیٰ سولنگی وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات نے کہا کہ ''علی بابا شخصیت اور فن'' اپنی نوعیت کے اعتبار سے بے حد اہم کتاب ہے۔ علی بابا ایک باکمال لکھاری تھے۔ وہ درویش صفت انسان تھے۔ ذات کی گہرائی ان کی تحریروں میں نمایاں نظر آتی ہے۔ مرتضیٰ سولنگی نے کہا کہ ''موہنجو داڑو'' علی بابا کا ایک شان دار ناول ہے۔ اس ناول کا پاکستانی زبانوں سمیت انگریزی میں بھی ترجمہ کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ ان کے افسانوں اور ڈراموں کو بھی ڈیجیٹل شکل میں لانے کی ضرورت ہے۔ صاحب تصنیف مدد علی سندھی وفاقی وزیر تعلیم نے کہا کہ میں اکادمی ادبیات پاکستان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے اِس کتاب کی اشاعت کی۔ انھوں نے کہا کہ اکادمی کا معمار ادب کا سلسلہ بے حد اہمیت کا حامل ہے۔ مدد علی سندھی نے کہا کہ علی بابا نے ناول موہنجو دڑو لکھنے کے لیے بہت مطالعہ کیا۔ وہ بجا طور پر بہت بڑے ادیب اور دانش ور تھے۔ وفاقی وزیر تعلیم نے کہا کہ میں نے ان کی زندگی کے معاملات کو قریب سے دیکھا ہے اور میں ہی ان کی کئی تخلیقات کا اولین قاری بھی رہا۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے اپنے خطاب میں کہا کہ یہ اکادمی کا فریضہ ہے کہ وہ پاکستان کے ہر خطے میں رہنے والے ادیبوں کو تشخص اور شناخت دے اور پاکستانی زبانوں کے ادیبوں کو آپس میں جوڑے رکھے اور تراجم کے ذریعے انہیں ایک دوسرے کے ادب کو سمجھنے کے مواقع فراہم کرے نیز انہیں قومی دھارے میں شامل کرے۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کہا کہ علی بابا دھرتی کے درماندہ اور پسے ہوئے لوگوں سے جڑے رہے۔ انھوں نے اپنے قلم سے دھرتی کے دکھ سکھ، فتح و شکست، درد، خوابوں اور آرزوؤں کی بھرپور ترجمانی کی ہے۔ ڈاکٹر نجیبہ نے کہا کہ ''علی بابا شخصیت اور فن'' کی اشاعت اکادمی کے لیے اعزاز کی بات ہے۔ انھوں نے علی بابا کی تخلیقات کو سندھی ادب میں گراں قدر اضافہ قرار دیا۔ محمد عاصم بٹ نے ''علی بابا شخصیت اور فن'' کے حوالے سے تعارفی گفتگو میں کہا کہ علی بابا نے معاشرے کے پس ماندہ لوگوں کی بات کی ہے اور ان مسائل پر قلم اٹھایا جن سے عام لکھاریوں نے صرف نظر کیا۔ ان کی وجہ شہرت ان کا ناول موہنجو دڑو ہے۔ جس کے ذریعے مصنف نے موہنجو دڑو کی قدیم تہذیب کو زندہ کیا۔ ڈاکٹر منظور ویسریو نے کہا کہ اکادمی ادبیات پاکستان کا اشاعتی منصوبہ معمار ادب بے حد اہمیت کا حامل ہے جس کے تحت یہ کتاب ''علی بابا شخصیت اور فن'' شائع ہوئی ہے۔ انھوں نے اس کتاب کے مختلف حصوں کا تفصیلی جائزہ پیش کیا اور کہا کہ یہ کتاب بنیادی حوالے کی حیثیت رکھتی ہے۔ انھوں نے علی بابا کے ناول اور افسانوں کے انگریزی میں تراجم کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

اکادمی ادبیات پاکستان کی نومطبوعہ کتاب ''علی بابا شخصیت اور فن'' کی تقریب پذیرائی کے شرکا

سیمینار بعنوان : پاکستانی ادب میں قومی شعور

اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام یوم پاکستان کی مناسبت سے منعقدہ ادبی سیمینار بعنوان ''پاکستانی ادب میں قومی شعور'' میں ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشین، اکادمی ادبیات پاکستان، پروفیسر فتح محمد ملک اور ڈاکٹر سلیم مظہر اسٹیج پر بیٹھے ہیں۔

اسلام آباد(21 مارچ 2024): اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام یوم پاکستان کی مناسبت سے ادبی سیمینار ''پاکستانی ادب میں قومی شعور'' منعقد کیا گیا۔ صدارت پروفیسر فتح محمد ملک نے کی۔ ڈاکٹر سلیم مظہر، مہمان خصوصی تھے۔ پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشین، نے سپاس نامہ پیش کیا۔ ڈاکٹر ناہید قمر اور ڈاکٹر منظور ویسریو نے موضوع کی مناسبت سے گفتگو کی۔ نظامت رحمان حفیظ نے کی۔ پروفیسر فتح محمد ملک نے اپنی صدارتی خطبے میں کہا کہ تحریک پاکستان میں سر سید احمد خان اور مولانا الطاف حسین حالی نے نمایاں کردار ادا کیا اور آخر میں اقبال نے پاکستان کا تصور پیش کیا جسے قائد اعظم نے عملی شکل دی اور ہمارے لیے پاکستان بنایا۔ انھوں نے کہا کہ پاکستان تو مسلمانوں کا تصور حیات ہے۔ انھوں نے خود انحصاری کی پالیسی اختیار کرنے پر زور دیا۔ پروفیسر فتح محمد ملک نے کہا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم اپنے مستقبل کو اپنے ہاتھ میں لیں، تب ہی ہم دنیا کے شانہ بشانہ چل سکیں گے۔ ڈاکٹر سلیم مظہر نے کہا کہ پاکستان دنیا کا واحد خوش قسمت اور منفرد ملک ہے جس کے بننے سے قبل اس کے قومی شعور کے معاملات نمایاں ہو چکے تھے۔ انھوں نے کہا کہ بانی پاکستان بہت بڑے دانشور اور قومی شعور رکھنے والے لیڈر تھے انھوں نے ہمیشہ قانون کی پاسداری کی اور کبھی جیل نہیں گئے۔ انھوں نے کہا کہ جو ملک اپنی تہذیب وثقافت، ادب اور فنون لطیفہ کو فروغ دے گا وہی ملک دنیا میں نمایاں رہے گا۔ ڈاکٹر سلیم مظہر نے کہا کہ نظریوں پر قائم رہنے والی قومیں سرخرو ہوتی ہیں اور اس میں بجا طور پر ادیبوں کا کردار سب سے نمایاں ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہمیں اقبال کی سوچ اور نظریات سے استفادہ کرنا چاہیے۔ اُن کا کہنا تھا کہ پاکستانی ادب میں قومی شعور دنیا کے ترقی یافتہ ملکوں کے ادب سے کہیں زیادہ ہے۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشین، اکادمی ادبیات پاکستان نے کہا کہ پاکستان دنیا کا واحد ملک ہے جس میں بہت سی زبانوں اور تہذیبوں کا تنوع پایا جاتا ہے۔ یہی تنوع پاکستان کی ثروت مندی اور قومی وحدت کی اصل قوت ہے۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کہا کہ پاکستانی زبانوں کی تمام اصناف ادب میں تخلیق کاروں نے قومی شعور کو اجاگر کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ نہ صرف تحریروں میں بلکہ سیاسی، معاشی اور سماجی معاملات اور مسائل پر بھی نہایت جرأت مندانہ انداز سے اپنا نقطۂ نظر پیش کیا ہے۔ یوں قومی شعور کو اجاگر کرنے میں ہمارے ادبا اور شعرا کا کلیدی کردار رہا ہے۔ ڈاکٹر منظور ویسریو نے پاکستانی زبانوں کے ادب کی تمام اصناف میں قومی شعور کا اُجاگر کرنے کے حوالے سے مفصل مقالہ پڑھا۔ انھوں نے پاکستانی زبانوں میں وطن سے محبت پر مبنی اشعار پیش کیے۔ ڈاکٹر ناہید قمر نے کہا کہ سر سید احمد خان، مولانا حالی اور اقبال نے اپنی تخلیقات سے قومی شعور کو اجاگر کیا۔ انھوں نے کہا کہ نہ صرف فکری سطح پر قومی شعور کو اجاگر کیا گیا بلکہ ادب، آرٹس اور تہذیب کی سطح پر بھی ہمارے دانشوروں نے قومی شعور کو اُجاگر کیا ہے۔

اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام یوم پاکستان کی مناسبت سے منعقدہ ادبی سیمینار بعنوان : ''پاکستانی ادب میں قومی شعور'' کے شرکا

"ایاز میلو" کے دوران غیر ملکی سفیروں کو اکادمی ادبیات پاکستان کی کتب کی تقسیم

وفاقی وزیر برائے قومی ورثہ وثقافت ڈویژن سیّد جمال شاہ، وفاقی وزیر برائے تعلیم مدد علی سندھی، کو اکادمی ادبیات پاکستان کی کتب پیش کر رہے ہیں۔ اس موقع پر ڈائریکٹر جنرل اکادمی ادبیات سلطان محمد نواز ناصر بھی موجود ہیں۔

اسلام آباد(14 جنوری 2024): وفاقی وزیر برائے قومی ورثہ وثقافت ڈویژن سیّد جمال شاہ نے اکادمی ادبیات پاکستان کی تازہ مطبوعات "ایاز میلو" کے شرکا کو پیش کیں۔ شرکا کے اعزاز میں پی این سی اے میں منعقدہ اِس تقریب میں وفاقی وزیر برائے تعلیم مدد علی سندھی، ڈائریکٹر جنرل اکادمی ادبیات سلطان محمد نواز ناصر، ڈائریکٹر جنرل پی این سی اے محمد ایوب جمالی، فنونِ لطیفہ سے وابستہ نامور شخصیات، شعرا، ادبا اور دانشور شریک تھے۔ شرکا نے اکادمی ادبیات کی طباعتی کاوشوں کو سراہا۔ تقریب میں شیخ ایاز کی ادبی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا اور اُن کا کلام گایا گیا۔

معروف ڈراما نگار، افسانہ نگار، شاعرہ، سماجی رہنما اور دانشور نورالھدیٰ شاہ کے ساتھ ایک غیر رسمی نشت

محترمہ نورالھدیٰ شاہ کے ساتھ ایک غیر رسمی نشت میں محترمہ نورالھدیٰ شاہ، ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدرنشین اکادمی اور جناب سلطان ناصر، ڈائریکٹر جنرل اکادمی

اسلام آباد (15 جنوری 2024): اکادمی ادبیات پاکستان کے زیراہتمام معروف ڈراما نگار، افسانہ نگار، شاعرہ، سماجی رہنما اور دانشور نورالھدیٰ شاہ کے ساتھ ایک غیر رسمی نشت منعقد ہوئی۔ اکادمی کے ڈائریکٹر جنرل سلطان محمد نواز ناصر نے معزز مہمان اور شرکائے نشست کو خوش آمدید کہا۔ اکادمی ادبیات کی صدرنشین پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف نے استقبالیہ کلمات میں کہا کہ نورالھدیٰ شاہ کو جس قدر شہرت نصیب ہوئی وہ اس سے کہیں بڑی شخصیت کی مالک ہیں۔ وہ ایک دردمند دل رکھنے والی باشعور تخلیق کار ہیں۔ انھوں نے شاہ عبداللطیف بھٹائی کے سندھی کلام کا اردو ترجمہ

اکادمی ادبیات پاکستان کے زیراہتمام معروف ڈراما نگار، افسانہ نگار، شاعرہ، سماجی رہنما اور دانشور نورالھدیٰ شاہ کے ساتھ ایک غیر رسمی نشت کے شرکا

کرنے کی ٹھانی ہے جو ایک نہایت مستحسن عمل ہے۔ نورالھدیٰ شاہ نے ادبیات، سماجیات، انسانی حقوق خصوصاً حقوقِ نسواں، سیاسیات اور دیگر موضوعات پر نہایت پُرمغز اور سیر حاصل گفتگو کی۔ گفتگو کے دوران شرکا نے متنوع موضوعات پر سوالات کیے اور مکالمہ ہُوا۔ نورُ الھدیٰ شاہ نے کہا کہ بمشکل سولہ برس کی تھیں جب اُن کا پہلا افسانہ چھپا جس پر اُس زمانے کے بعض لوگ سیخ پا ہُوئے۔ انھوں نے "جنگل" ڈرامے کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا اور کہا کہ اس کو جہاں بہت سے لوگوں نے سراہا وہاں سندھ کے جاگیرداروں نے بُرا بھلا کہا۔ ان کا کہنا تھا کہ جب میں نے لکھنا شروع کیا اس وقت سندھ میں جاگیردارانہ نظام کا زور تھا۔ ایک سوال کے جواب میں انھوں نے کہا کہ اگرچہ ابھی بہت کچھ کرنے کی گنجائش ہے مگر خوش قسمتی سے وہ جاگیردارانہ نظام کو کمزور ہوتا دیکھ رہی ہیں۔ اُن سے جب سوال کیا گیا کہ جب شاہ عبدالطیف بھٹائی کے اردو تراجم موجود ہیں تو اُنھوں نے دوبارہ ترجمہ کرنے کی ضرورت کیوں محسوس کی۔ انھوں نے کہا کہ یہ ترجمہ ایک مشکل اور سنجیدہ کام ہے جو اُنھوں نے اِس خیال سے شروع کیا ہے کہ مترجمین نے بوجوہ ترجمہ کرتے ہُوئے اصل کلام میں موجود عشقِ حقیقی کے اشاروں سے چشم پوشی کی ہے۔ اُنھوں نے کہا کہ شاہ عبداللطیف بھٹائی کو یہ شے دوسرے صوفی شعرا سے منفرد کرتی ہے کہ وہ واحد شاعر ہیں جو عشقِ حقیقی کو زمین پر لے آتے ہیں۔ چناں چہ اُنھیں آفاقی قدروں سے انسلاک کے ساتھ ساتھ اپنی دھرتی سے گہری جُڑت حاصل ہے۔ انھوں نے بچپن کی خوبصورت یادیں تازہ کرتے ہوئے کہا کہ اُن کے والدین اکثر مدینہ منوہ جایا کرتے تھے اور وہ ایک چھوٹی سی لڑکی کے طور پر مدینہ منورہ کے گلی کوچوں اور حرمِ پاک میں کھیلتی کودتی رہتی تھیں۔ آخر میں اُنھوں نے شاہ عبداللطیف بھٹائی کے کلام کے بعض تراجم پیش کیے۔ تقریب کے آخر میں ڈاکٹر نجیبہ عارف صدرنشین اکادمی ادبیات نے اُنھیں اکادمی کی مطبوعات تحفتاً پیش کیے۔ اس غیر رسمی نشست میں شرکت کرنے والے مہمانانِ گرامی میں فرحین چوہدری، فریدہ حفیظ، یاسمین حمید، ڈاکٹر منظور ویسریو، ڈاکٹر شیر علی، افشاں عباسی، ملک مہر علی، اختر رضا سلیمی، نصیر الدین آذر، محمد سعید سائی، محمد ساجد، امداد آکاش، محبوب ظفر، جہانگیر عمران، محمد حمید شاہد، ڈاکٹر واحد بخش بزدار، تجمل شاہ اور دیگر شامل تھے۔

اکادمی ادبیات پاکستان کے زیراہتمام معروف ڈراما نگار، افسانہ نگار، شاعرہ، سماجی رہنما اور دانشور نورالھدیٰ شاہ کے ساتھ ایک غیر رسمی نشت کے شرکا

عالمی یوم خواتین کے موقع پر اسلام آباد سمیت تمام صوبائی رعلاقائی مراکز میں خواتین کے مشاعرے

اسلام آباد

اسلام آباد(08مارچ2024): عالمی یوم خواتین کے موقع پر اکادمی ادبیات پاکستان کے تحت اسلام آباد میں موجود صدر دفتر اور پانچوں ذیلی دفاتر (لاہور، کراچی، پشاور، کوئٹہ اور ملتان) میں بہ یک وقت شاعرات کے لیے مشاعروں کا اہتمام کیا گیا۔ اس سلسلے کا مرکزی مشاعرہ اکادمی کے صدر دفتر میں فیض احمد فیض آڈیٹوریم اسلام آباد میں ہوا۔ اس مرکزی مشاعرہ کی صدارت ثروت محی الدین نے کی۔ سینیٹر محترمہ مہتاب اکبر راشدی اور ماہ پارہ صفدر مہمانانِ خصوصی تھیں جبکہ پروین طاہر اور محمودہ غازیہ مہمانانِ اعزاز تھیں۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشین اکادمی ادبیات پاکستان نے کہا کہ یہ مشاعرہ دراصل دورِ حاضر کی عورت کی آواز ہے جس میں اس کے ہمت و حوصلہ، جرأت و ولولہ اور امنگوں کی ترجمانی ہوئی ہے۔ انھوں نے شاعرات کے کلام میں سماجی شعور اور نسائی موضوعات کے حوالے سے خصوصی گفتگو کی۔ انھوں نے کہا کہ عورت محض صنف نازک ہی نہیں ہے بلکہ سماج کا لازمی جزو ہے۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے تمام شاعرات اور شرکا کا شکریہ ادا کیا۔ سینیٹر مہتاب اکبر راشدی نے یوم خواتین کے حوالے سے کہا کہ ہمارے لیے امُّ المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ ایک مثالی نسائی ہستی ہیں جنہوں نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی نبوت پر پہلی گواہی دے کر اور اُن کا مکمل ساتھ نبھا کر اپنے عمل اور کردار سے عظیم رتبہ حاصل کیا۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کے لیے ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ کی سیرت و کردار ایک بہترین نمونہ ہے۔ مشاعرے میں ثروت محی الدین، سینیٹر مہتاب اکبر راشدی، ماہ پارہ صفدر، پروین طاہر، محمودہ غازیہ، عائشہ، نصرت مسعود، عابدہ تقی، فرخندہ شمیم، مومنہ وحید، ناہید قمر، تبسم اخلاق، سبین یونس، رفعت انجم، نوشی ملک، ناہید اختر، فاخرہ نورین، بشریٰ حزیں، رباب اور روبینہ شاد نے پاکستانی زبانوں میں کلام پیش کیا۔ نظامت کے فرائض در شہوار توصیف نے ادا کیے۔ مشاعرے میں کئی سامعین شریک ہُوئے۔ مشاعرے کے اختتام پر شرکا کے لیے چائے اور مفرّحات کا اہتمام کیا گیا۔

اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام عالمی یوم خواتین کے موقع پر پاکستانی زبانوں میں خواتین کا مشاعرہ

اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام عالمی یوم خواتین کے موقع پر پاکستانی زبانوں کا مشاعرہ میں سینیٹر محترمہ مہتاب اکبر راشدی، محترمہ ثروت محی الدین اور محترمہ پروین طاہر اسٹیج پر بیٹھی ہیں۔

لاہور

لاہورر(8مارچ2024): عالمی یوم خواتین کے موقع پر اکادمی ادبیات پاکستان کے تحت اسلام آباد میں موجود صدر دفتر اور پانچوں ذیلی دفاتر (لاہور، کراچی، پشاور، کوئٹہ اور ملتان) میں بیک وقت شاعرات کے لیے مشاعروں کا اہتمام کیا گیا۔ دنیا بھر میں ہر سال یوم خواتین منایا جاتا ہے۔ 2024 میں اس مناسبت سے اکادمی ادبیات پاکستان کے مراکز میں شاعرات کے مشاعرے ہوئے ۔ اس حوالے سے اکادمی ادبیات لاہور میں شاعرات کا مشاعرہ ہوا جس کی صدارت نامور شاعرہ حمیدہ شاہین نے کی۔ مہمان خصوصی پروفیسر مسرت کلانچوی تھیں۔ نظامت کے فرائض بزرگ شاعرہ ممتاز راشد لاہوری نے ادا کیے۔ صاحب صدر نے خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے اس تقریب کے انعقاد کو خوش آئند قرار دیا اور اکادمی ادبیات کی جانب سے خواتین کی پذیرائی اور حوصلہ افزائی کو پاکستان کے ادبی وشعری فضا کے لیے حوصلہ افزا قرار دیا۔ اس کے علاوہ جن شعرا نے اپنا کلام پیش کیا ان میں حمیدہ شاہین ، پروفیسر مسرت کلانچوی ، خالدہ انور، عالیہ بخاری ہالہ، گلفام نقوی، پروفیسر فاخرہ شجاع ، ریحانہ عثانی، صفیہ خالدہ صابری، روبینہ شاہین اور گلشن آراء شامل ہیں۔

اکادمی ادبیات پاکستان، لاہور کے زیر اہتمام عالمی یوم خواتین کے حوالے سے پاکستانی زبانوں کے مشاعرہ کے شرکا

ادبی تقریبات

پشاور

پشاور (08مارچ 2024): عالمی یوم خواتین کے موقع پر اکادمی ادبیات پاکستان کے تحت اسلام آباد میں موجود صدر دفتر اور پانچوں ذیلی دفاتر (لاہور، کراچی، پشاور، کوئٹہ اور ملتان) میں بیک وقت شاعرات کے لیے مشاعروں کا اہتمام کیا گیا۔

پشاور میں منعقد کیے گئے مشاعرے کی صدارت محترمہ بشریٰ فرخ نے کی۔ محترمہ کلثوم زیب مہمانِ خصوصی اور ڈاکٹر فرخندہ لیاقت ڈائریکٹر پشتو اکیڈمی یونیورسٹی آف پشاور مہمان اعزاز تھیں۔ ڈائریکٹر اعزازی ڈاکٹر گلزار جلال نے تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

ہماری خواتین ملک کی ترقی میں خواتین مضبوط کردار ادا کرتی ہے ان خیالات کا اظہار اردو زبان کے نامور شاعرہ اور ادیبہ بشری فرخ نے خواتین کے عالمی دن کی مناسبت سے پشاور میں منعقدہ ایک ادبی تقریب اور مشاعرہ کے شرکاء سے بطور صدر محفل خطاب کرتے ہوئے کیا۔ تقریب کا اہتمام اکادمی ادبیات پاکستان پشاور کے زیر اہتمام کیا گیا۔ بشری فرخ نے کہا کہ آج کی عورت ہر شعبۂ میں کام کر کے اپنے آپ کو منوا رہی ہے اور فعال کردار ادا کر رہی ہے۔ تقریب میں اکادمی ادبیات پاکستان کے بورڈ آف گورنر کی ممبر محترمہ کلثوم زیب مہمان خصوصی اور پروفیسر ڈاکٹر فرخندہ لیاقت مہمان اعزاز تھی۔ انھوں نے اہل قلم خواتین پر زور دیا کہ وہ اپنی ادبی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ اپنے بچوں کی مناسب کردار سازی پر بھر توجہ دیں اور اپنے بچوں کو ملک کے مفید شہری بنائیں۔ تقریب کی نظامت محترمہ شاہین جمیل نے کی۔ تقریب میں پروفیسر ڈاکٹر گلزار جلال نے بھی خواتین کے حقوق اور ادبی خدمات پر مفصل روشنی ڈالی اس موقع پر ایک آزاد مشاعرہ بھی ہوا جس میں محترمہ بشری فرخ، محترمہ کلثوم زیب، ڈاکٹر رفعت عزیز، محترمہ فرخندہ لیاقت، ڈاکٹر روشن کلیم، ثمینہ قادر، شاہین جمیل، تابندہ فرخ، ڈاکٹر شاہدہ سردار، سلمی قاصر، ڈاکٹر سیما شفیع، فرح اسد، شمشاد نازلی، شاہین امین ، حمیرہ اسلم ، سیما آفریدی، زیبا افریدی، عطیہ ہدایت اللہ، ڈاکٹر صبا جاوید، محترمہ گل ارباب، شمیم فضل خالق ، رفعت عزیز، فائزہ شہزاد اور نیلوفر سمیع وغیرہ شاعرات نے حصہ لیا اور یوم خواتین کے حوالے سے کلام پیش کیا۔

اکادمی ادبیات پاکستان، پشاور کے زیر اہتمام عالمی یوم خواتین کے حوالے سے پاکستانی زبانوں کا مشاعرہ۔ ڈاکٹر گلزار جلال، ڈاکٹر فرخندہ لیاقت ڈائریکٹر پشتو اکیڈمی یونیورسٹی آف پشاور، محترمہ بشریٰ فرخ اور محترمہ کلثوم زیب اسٹیج پر بیٹھے ہیں۔

کوئٹہ

کوئٹہ (8مارچ 2024): عالمی یوم خواتین کے موقع پر اکادمی ادبیات پاکستان کے تحت اسلام آباد میں موجود صدر دفتر اور پانچوں ذیلی دفاتر (لاہور، کراچی، پشاور، کوئٹہ اور ملتان) میں بہ یک وقت شاعرات کے لیے مشاعروں کا اہتمام کیا گیا۔ کوئٹہ میں شاعرات کے بین اللسانی مشاعرے کا انعقاد ہوا جس میں بلوچی، براہوئی، پشتو اور اردو زبان کی ممتاز شاعرات نے شرکت کی اور خواتین کے عالمی دن کی مناسبت سے اپنی شاعری پیش کی۔ یہ محفلِ سخن کلچرل ڈائریکٹوریٹ کے کانفرنس ہال میں منعقد ہوئی جس میں نامور اہل قلم نے شرکت کی۔ مشاعرے کی صدارت نامور شاعرہ پروفیسر طاہرہ احساس جتک نے کی۔ نظامت کے فرائض انعم جاوید نے ادا کئے جب کہ شاعرات میں تسنیم صنم، جہاں آرا تبسم، فہمیدہ گل، حمیرا شاھد، ڈاکٹر قندیل بدر، انجیل صحیفہ، شازیہ لانگو، دعا شاہد اور حاجرہ خان شامل تھیں۔ پروفیسر طاہرہ احساس جتک نے خواتین کے عالمی دن کے حوالے سے اس تقریب کے انعقاد کو خوش آئند قرار دیا اور اکادمی ادبیات کی جانب سے خواتین کی پذیرائی اور حوصلہ افزائی کو بلوچستان کی ادبی و شعری فضا کے لیے حوصلہ افزا قرار دیا۔

اکادمی ادبیات پاکستان کوئٹہ کے زیر اہتمام عالمی یوم خواتین کے حوالے سے منعقدہ مشاعرے کے شرکا

اکادمی ادبیات پاکستان کوئٹہ کے زیر اہتمام عالمی یوم خواتین کے حوالے سے منعقدہ مشاعرے کے شرکا

ملتان

اکادمی ادبیات پاکستان، ملتان کے زیر اہتمام عالمی یوم خواتین کے حوالے سے پاکستانی زبانوں کے مشاعرہ کے شرکا

ملتان (09 مارچ 2024): عالمی یوم خواتین کے موقع پر اکادمی ادبیات پاکستان کے تحت اسلام آباد میں موجود صدر دفتر اور پانچوں ذیلی دفاتر (لاہور، کراچی، پشاور، کوئٹہ اور ملتان) میں بہ یک وقت شاعرات کے لیے مشاعروں کا اہتمام کیا گیا۔ ملتان میں منعقدہ خواتین کے مشاعرے میں نمائندہ شاعرات کی بھر پور شرکت رہی۔ محفل مشاعرہ کی صدارت معروف شاعرہ محترمہ رضوانہ تبسم درانی نے کی جبکہ خواتین یونیورسٹی کی پروفیسر ڈاکٹر شاہدہ رسول مہمان خصوصی اور محترمہ رضوانہ ملک مہمان اعزاز تھیں۔ معروف شاعرہ سحر سیال نے نظامت کے فرائض انجام دیے۔ اردو کے علاوہ سرائیکی اور پنجابی زبانوں میں خواتین کی پیش کی گئی شاعری کو خاصی دادِ تحسین ملی۔ صدارتی خطاب میں محترمہ رضوانہ تبسم درانی نے کہا کہ خواتین کو معاشرے میں جائز مقام دلانے میں مرد بھی اہم کردار ادا کر سکتے ہیں اور خواتین بھی اپنے رویے اور بہتر صلاحیتوں کے استعمال سے مردوں کے شانہ بشانہ اپنا اعلیٰ مقام بنا سکتی ہیں۔ مہمان خصوصی ڈاکٹر شاہدہ رسول نے کہا کہ اکادمی ادبیات پاکستان کی طرف سے خواتین کے لیے خصوصی مشاعرے کا انعقاد حکومتی سطح پر ان کی صلاحیتوں کا اعتراف ہے۔ مشاعرے میں رضوانہ تبسم درانی، ڈاکٹر شاہدہ رسول، کومل جوئیہ، گل نسرین، نوشین فاطمہ، ملیحہ فرحت، ڈاکٹر منال صدیقی، سعدیہ رباب، عالیہ انمول، ڈاکٹر کشمالہ گیلانی، رخسانہ لیاقت، مس امبر اور دیگر خواتین شاعرات نے اپنا کلام سنایا اور حاضرین سے خوب داد وصول کی۔ محفل مشاعرہ میں مرد و خواتین اہلِ قلم نے بھر پور شرکت کی جن میں شائرین رانا، عنبرین عمر علی خان بلوچ، ریڈیو پاکستان ملتان کی سینئر پروڈیوسر نسرین فرید، کنٹرولر اور اسٹیشن ڈائریکٹر ریڈیو پاکستان ملتان ریاض میلسی، جعفر بلوچ، معروف شاعر شکیل پتافی، اکبر ہاشمی، سید قمر عباس ہاشمی، عامر شہزاد صدیقی، نور الامین خاکوانی، منور خورشید صدیقی، تاج محمد تاج، محمد یحییٰ بھٹی، غلام عاصم بپی اور دیگر شامل تھے۔ اکادمی ادبیات ملتان کے انچارج میاں محمد اعجاز اور اظہر سلیم مجوکہ نے تقریب کے شرکا کا شکریہ ادا کیا۔

کراچی

اکادمی ادبیات پاکستان، کراچی کے زیر اہتمام عالمی یوم خواتین کے حوالے سے پاکستانی زبانوں کے مشاعرہ کے شرکا

کراچی: (08 مارچ 2024): عالمی یوم خواتین کے موقع پر اکادمی ادبیات پاکستان کے تحت اسلام آباد میں موجود صدر دفتر اور پانچوں ذیلی دفاتر (لاہور، کراچی، پشاور، کوئٹہ اور ملتان) میں بیک وقت شاعرات کے لیے مشاعروں کا اہتمام کیا گیا۔

اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کے زیر اہتمام "8 مارچ عالمی یوم خواتین کے موقع پر مشاعرہ" منعقد ہوا جس کی صدارت ڈاکٹر فاطمہ حسن نے کی ۔ جبکہ مہمانان خصوصی ڈاکٹر سحر امداد اور ڈاکٹر تنویر انجم تھیں۔ اس موقع پر اپنی صدارتی خطاب میں معروف شاعرہ ڈاکٹر فاطمہ حسن نے کہا کہ 1910ء میں سوشلسٹ خواتین کی عالمی کانفرنس کے موقع پر 17 ممالک سے ایک سو سے زائد خواتین نے شرکت کی اور اس کانفرنس میں مشترکہ طور پر فیصلہ کیا گیا کہ 8 مارچ کو ہر سال ورکنگ خواتین کے عالمی دن کے طور پر منایا جائے گا۔ مہمان خاص ڈاکٹر سحر امداد نے کہا کہ 1977ء میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے اس دن کو منانے کی منظوری دے دی اور اقوام متحدہ کے تمام رکن ممالک کو اس بات کا پابند کیا کہ وہ روایتی اقدار کے تحت ہر سال 8 مارچ کو خواتین کے دن کے طور پر منائیں۔ عورت ماں ہے، بیٹی ہے، بہن ہے لیکن ان سب رشتوں سے بڑھ کر وہ ایک انسان بھی ہے۔ ڈاکٹر تنویر انجم نے کہا کہ گزشتہ چند برسوں سے خواتین کے حقوق کے لئے قانون سازی میں کسی حد تک بہتری آئی ہے۔ اکادمی ادبیات پاکستان کراچی کے نگراں اعزازی پروگرامز ڈاکٹر شیر مہرانی نے کہا کہ پاکستان میں عملی طور پر خواتین کے حقوق کے لئے سنجیدگی سے کام کرنے کی بہت ضرورت ہے۔ عورتوں کے بہت سارے ایسے مسائل ہیں جن پر بات تو کی جاتی ہے۔ حکومت بھی بہت دعوے کرتی ہے لیکن اگر حقائق کو دیکھا جائے تو خواتین ہر لحاظ سے مشکلات کا شکار ہیں۔ ہمیں معاشرے کے اندر خواتین کے ساتھ ہونے والے ظلم و ستم کے خلاف آواز بلند کرتے ہوئے معاشرے کو بتانا ہوگا کہ اب ہمیں خواتین کو ان کا بنیادی مقام دینا ہوگا۔ جن شاعرات نے شرکت کی اور اپنی شاعری پیش کی ان میں ڈاکٹر تنویر انجم، ناصرہ زبیری، پروفیسر سا بھیا سانگی، ، یاسمین چانڈیو، ڈاکٹر عابدہ گانگھرو، ڈاکٹر نزہت عباسی، ریحانہ احسان، ہما بیگ، حمیدہ کشش، روبینہ تحسین بینا، ثروت سلطانہ، ہما طاہر، ڈاکٹر آمنہ سومرو، سندھو پیرزادہ، ہما اعظمی، نصرت سرفراز، حمیرا ثروت صدیقی اور عطیہ احمد شامل تھیں۔

مشاعرے میں شاعرات نے اپنا کلام پیش کیا جس کے ذریعے معاشرے میں خواتین کے کردار کو اجاگر کیا گیا۔ اقبال احمد اکادمی ادبیات کراچی کی جانب سے شکریہ ادا کیا گیا۔

چائے، باتیں اور کتابیں

اکادمی ادبیات پاکستان کے زیرِ اہتمام منعقدہ ’’چائے، باتیں اور کتابیں‘‘ کی پانچویں تقریب کے شرکا

پانچویں نشست:

اسلام آباد(03 جنوری 2024): اکادمی ادبیات پاکستان کے زیرِ اہتمام" چائے، باتیں اور کتابیں" کے سلسلے کی پانچویں ہفتہ وار غیر رسمی نشست 03 جنوری 2024 بروز بدھ منعقد ہوئی۔ اکادمی کے ڈپٹی ڈائریکٹر محمد عاصم بٹ نے اس غیر رسمی نشست میں جڑواں شہروں کے اہلِ قلم اور دیگر فنونِ لطیفہ سے تعلق رکھنے والی شخصیات کو خوش آمدید کہا۔ گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے ابصار فاطمہ نے کہانی میں نفسیات کے حوالے سے بات کرتے ہوئے کہا کہ کہانی کہنا اور سننا انسان کی فطرت میں ہے لیکن ہمارے ہاں چھوٹی کلاسوں میں کہانی صرف سوال و جواب اور نمبر لینے کی حد تک شامل کی جاتی ہے۔ محمد عاصم بٹ نے کہا کہ ایک زمانے میں لوگ کہانی شوق سے سنا کرتے تھے لیکن اب یہ سلسلہ محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ ’’چائے، باتیں اور کتابیں‘‘ کی اس غیر رسمی نشست میں امداد آکاش، سرمد سروش، ابصار فاطمہ، سبین یونس، محمد عاصم بٹ، اختر رضا سلیمی، حمزہ شیخ، نوید ناصر اور دیگر نے شرکت کی۔

چھٹی نشست:

اس سلسلے کی چھٹی ہفتہ وار غیر رسمی نشست 10 جنوری 2024 روز بدھ منعقد ہوئی۔ اس نشست میں اہلِ قلم، طلبہ و طالبات اور فنونِ لطیفہ سے متعلق شخصیات نے شرکت کی۔ اختر عثمان نے مصرع "ای روشنی طبع تو بر من بلا شدی" پیش کیا تو سُلطان ناصر نے سوال اُٹھایا کہ زمانہ قدیم سے لے کر دورِ حاضر تک حساس تخلیق کاروں نے روشنیٔ طبع کو بلا/مصیبت کیوں کہا ہے اور آگہی کا عذاب دراصل کیا شے ہے۔ اختر عثمان نے عذاب آگہی کے موضوع پر شرق و غرب کے ادب سے متعدد حوالہ جات پیش کیے۔ سرمد سروش نے گفتگو کو آگے بڑھایا اور سوال کیا کہ وہ بھلا کس نوع کی آگہی یا علم ہے جسے عذاب یا بلا کہا گیا ہے۔ کیا وہ علم ہے، احساس ہے، سماجی طور پر مس فٹ ہونا ہے یا کچھ اور؟ اختر عثمان نے کہا کہ دراصل "بات کی تنہائی" ایک بڑا عذاب ہے جس میں آگاہ انسان خود کو مبتلا پاتا ہے۔ پھر گفتگو کا رُخ اس جانب مُڑا کہ کسی بھی تخلیق کار کے قد کاٹھ کا اندازہ لگانے کے لیے کس قدر وقت درکار ہوتا ہے اور کیا معاصرین کی رائے کا بھی کوئی مقام ہے؟ عاصم بٹ، عالی بنگش اور ملک مہر علی سمیت شرکا نے بھی اس موضوع پر اظہارِ خیال کیا۔ اس غیر رسمی نشست میں شریک اہلِ قلم میں اختر عثمان، سرمد سروش، فریدہ حفیظ، نایاب جاوید، ثنا، تانیہ افضل، داؤ کیف، سبین یونس، فوزیہ وسیر، عالی بنگش، محمد عاصم بٹ، حمزہ حسن شیخ، ملک مہر علی، نصیر الدین آزر اور دیگر شامل تھے۔ نشست کے آخر میں اکادمی ادبیات کے ڈائریکٹر جنرل سلطان محمد نواز ناصر نے تمام شرکا کا شکریہ ادا کیا۔

’’چائے، باتیں اور کتابیں‘‘ کی چھٹی تقریب کے شرکا

ساتویں نشست:

اس سلسلے کی ساتویں ہفتہ وار غیر رسمی نشست 17 جنوری 2024 بروز بدھ منعقد ہوئی۔ اس نشست میں شعراء، ادبا، مترجمین اور ناقدین نے شرکت کی۔ سلطان ناصر نے تجویز پیش کی کہ اس نشست میں متن کی خود مختاری کے تصور پر شرکا اپنی آرا پیش کریں۔ اُنہوں نے کہا کہ بیسویں صدی کے وسط میں مغرب سے پیش کیے گئے بعض نظریات میں مصنف کے ارادی مفہوم کو غیر اہم قرار دے کر پہلے "متن کی خود مختاری" اور پھر "مصنف کی موت" تک کا اعلان کر دیا گیا۔ تاہم بعد میں جیکس دریدا نے مصنف کی موت کا اعلان کرنے والے رولینڈ بارتھس ہی کی موت پر مضمون لکھ دیا۔ سرمد سروش نے کہا کہ مصنف کے ارادی مفہوم کے علاوہ متن میں دیگر مفاہیم کا ذکر ہمیں "مصنف کی موت" کے اعلان سے بہت پہلے ولیم ایمپسن کی کتاب "سیون ٹائپس آف ایمبیگیوٹی (ابہام کی سات قِسمیں)" میں ملتا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ مصنف کو غیر اہم کہنے والوں کے پاس اِس بات کا کیا جواب ہوگا کہ قانون میں بھی "مقننہ کے اِرادے (انٹنٹ آف لا میکر)" کا خیال رکھا جاتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ مصنف کے

’’چائے، باتیں اور کتابیں‘‘ کی چھٹی تقریب کے شرکا

چائے، باتیں اور کتابیں

’’چائے، باتیں اور کتابیں‘‘ کی ساتویں تقریب کے شرکا

ارادی مفہوم کے بغیر آپ آگے نہیں بڑھ سکتے۔ انھوں نے افسوس سے کہا کہ غالب جیسے شاعر کے مصرعے" غالب صریرِ خامہ نوائے سروش ہے" کو عموماً یوں پڑھا جاتا ہے کہ گویا غالب نے اپنے ہی متن سے دست برداری ظاہر کی لیکن اسی شعر کو آپ استفہامیہ رنگ میں پڑھیں تو وہ غالب کی طبعیت سے میل کھاتا نظر آتا ہے۔ مصنف کے ارادی مفہوم کو منہا کرنے کا اثر اُردو ادب بالخصوص اُردو نظم پر بہت منفی صورت میں ظاہر ہُوا۔ محمد عاصم بٹ نے کہا کہ جیسے مصنف کی موت کا اعلان ایک انتہا پسندانہ خیال ہے ایسے ہی مصنف کا متن پر کامل اجارہ مان لینا بھی ایک انتہا پسندانہ خیال ہے۔ انھوں نے مختلف مثالوں سے بتایا کہ کیسے قاری کے تبدیل ہونے سے، قاری کے حالات تبدیل ہونے سے، یا قاری کا زمانہ تبدیل ہونے سے متن کے معانی میں تبدیلی ممکن ہو جاتی ہے۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ متن پر مصنف کا اجارہ نہیں بلکہ قاری بھی متن کے معنی متعین کرنے میں اپنا کردار ادا کرتا ہے۔ افشاں عباسی نے کہا کہ مصنف کے تحریر کردہ متن سے اس کی تہذیب کا پتا چلتا ہے، تاہم متن کی تفہیم کے لیے ضروری نہیں کہ مصنف کی سوانحی تفاصیل کو بھی مدِّ نظر رکھا جائے۔ حمزہ حسن شیخ نے کہا متن اور مصنف باہم مربوط ہیں جنھیں جدا نہیں کیا جا سکتا۔

اختر عثمان نے کہا کہ یورپ نے بیسویں صدی میں اپنے ہی اوپر دو بڑی جنگیں مسلط کیں۔ ان دونوں جنگوں کے بعد دو بڑی نظمیں سامنے آئیں۔ پہلی جنگ کے بعد ٹی ایس ایلیٹ کی" ویسٹ لینڈ" اور دوسری جنگ کے بعد ایلن گِنز برگ کی" ہاؤل"۔ پھر اُنھوں نے مابعد جدیدیت (پوسٹ ماڈرن ازم) پر گفتگو کی اور کہا کہ اکثر پوسٹ ماڈرنسٹ ہی نیو مارکسسٹ ہیں۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ ان کے مطالعے کی رو سے نیو مارکسسٹ کہلانے والے اکثر دراصل اینٹی مارکسسٹ ہیں اور مابعد جدیدیت کے پرچارک ہیں جو کہ سرمایہ دارانہ نظام کے حامی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ تین جملے ایسے ہیں کہ اُن کو سمجھ کر مابعد جدید نقطہ نظر کی روح کو سمجھا جا سکتا ہے:

1.Reader is not consumer of he is re-producer of the text the text.

2.Costumer is always right.

3.Everybody has his own truth.

اختر عثمان نے یولیا کرسٹیوا کے دیے گئے تصورِ بینُ المتونیت پر بھی بات کی اور کہا کہ متن کے حوالے سے ایسی ابحاث ہمارے ہاں صدیوں سے موجود رہی ہیں۔ مثلاً بیدل کہتے ہیں" بیدل اینجا اعتباری نیست حرفِ بستہ را" اور میر کہتے ہیں" طرفیں رکھے ہے ایک سخن چار چار میر"۔ اختر عثمان نے بعض دیگر تنقیدی تصورات مثلاً" معنی کے التوا" اور" بے یقینی کے حسبِ خواہش التوا" پر بھی بات کی۔ اُنھوں نے کہا کہ اُن کے نزدیک تہذیب کی تعریف یہ ہے کہ" فطرت کے متوازی، انسان کی بنائی ہوئی کائنات کو تہذیب کہتے ہیں"۔ آخر میں اکادمی ادبیات کے ڈائریکٹر جنرل سلطان محمد نواز ناصر نے تمام شرکا کا شکریہ ادا کیا۔ چائے، باتیں اور کتابیں کے عنوان سے اس غیر رسمی نشست میں دیگر شرکا کے ساتھ نمل یونیورسٹی کے طلبا احسن اقبال اور مسعود احسن و دیگر نے شرکت کی۔

’’چائے، باتیں اور کتابیں‘‘ کی ساتویں تقریب کے شرکا

آٹھویں نشست:

اس سلسلے کی آٹھویں ہفتہ وار غیر رسمی نشست 24 نومبر 2024 کو منعقد ہوئی۔ شعرا، ادبا، مترجمین اور ناقدین نے شرکت کی۔ صدر نشین ڈاکٹر نجیبہ عارف نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ گفتگو کے آغاز میں شرکا نے کہا کہ ادبی تقریبات میں لوگ وقت پر نہیں پہنچتے، جس کی وجہ سے تقریبات تاخیر سے شروع ہوتی ہیں۔ محبوب ظفر نے کہا کہ عموماً بزرگ ادیب اور شاعر وقت پر آجاتے ہیں لیکن حاضرین کے نہ ہونے کی وجہ سے وہ بھی انتظار کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ یہ ایک غلط روایت سوئے ادب ہے جس کو ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ شرکا نے ادبی تقریبات میں مقررین کی زیادہ تعداد رکھنے اور طویل مضمون پڑھنے کی روایت کو بھی ختم کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کہا کہ ہمیں تقریبات کو وقت پر شروع کرنی چاہیں، چاہے حاضرین کی تعداد کم ہی کیوں نہ ہو۔ اس سے وقت پر تقریبات شروع کرنے کی روایت کو تقویت ملے گی۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ نہ صرف تقریبات کے آغاز بلکہ ان کے اختتام کے لیے بھی وقت کی پابندی ضروری ہے۔ محبوب ظفر، ماجد شاہ،

’’چائے، باتیں اور کتابیں‘‘ کی آٹھویں تقریب کے شرکا

چائے، باتیں اور کتابیں

فریدہ حفیظ، سرمد سروش، فاطمہ عثمان، سلطان غلام دستگیر احد اور بی بی امینہ نے بھی اس کی تائید کی۔ سب شرکا اس پر متفق ہوئے کہ آئندہ تقریبات وقت پر شروع ہونی چاہیں۔ اس غیر رسمی نشست کے دوسرے حصے میں اکادمی کے ڈی جی سلطان ناصر نے شرکا کو دعوت دی کہ تخلیقی عمل میں انہماک اور ارتکاز کے موضوع پر اپنا نظریہ اور تجربہ بیان کریں۔ اُنہوں نے کہا کہ اُنہوں نے چند روز قبل معروف خطاط خالد یوسفی کو تخلیقی عمل کو جِلا بخشنے والے انہماک و ارتکاز کو صوفیانہ تصوّرِ "حبسِ دَم" سے مماثل کہا۔ پھر اُن کی ملاقات ایک معروف مصوّر سے ہوئی جنہوں نے کہا کہ وہ پینٹنگ کرتے ہوئے خود کو دُنیا اور اس کے شور وغل سے دور نہیں کرتے تا کہ اُن کی تخلیق صحیح معنوں میں روحِ عصر کے شور و غُل کو کینوس پر اُتار سکے۔ شرکائے محفل نے اپنے

”چائے، باتیں اور کتابیں“ کی آٹھویں تقریب میں

اپنے تخلیقی عمل کے تجربات بیان کیے اور بتایا کہ وہ کس حد تک ارتکاز و انہماک سے کام لیتے ہیں اور کیسے کبھی کبھی کوئی مخصوص تخلیقی لہر یا آمد کی کیفیت تمام تر شور وغل کے باوجود اپنا آپ ثابت کر جاتی ہے۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کہا کہ اُن کے خیال میں روحِ عصر میں موجود شور وغل کی درست عکاسی کرنے کے لیے بھی لمحۂ تخلیق میں ایک گونہ ارتکاز و انہماک چاہیے ہوتا ہے۔ ماجد شاہ، عاصم بٹ، فریدہ حفیظ، اختر رضا سلیمی، فاطمہ عثمان، غلام دستگیر احد، سرمد سروش، ذیشان حیدر، سلطان ناصر، ملک مہر علی اور محبوب ظفر نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

”چائے، باتیں اور کتابیں“ کی نویں تقریب میں

سلطان غلام دستگیر احد نے تخلیقی عمل کے ارتکاز و انہماک کے حوالے سے نفسیاتی نظریات پر روشنی ڈالی۔ آخر میں صدر نشیں پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ڈائریکٹر جنرل سلطان ناصر نے تمام شرکا کی آمد پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ اس غیر رسمی نشست ”چائے، باتیں اور کتابیں“ میں محبوب ظفر، فریدہ حفیظ، داود کیف، رفعت وحید، نعیم فاطمہ علوی، ماجد شاہ، فاطمہ عثمان، امینہ بی بی، ذیشان حیدر، حمزہ حسن شیخ، سلطان غلام دستگیر احد، طاہر بلوچ، اسیر، ناصر و دیگر نے شرکت کی۔

نویں نشست:

اس سلسلے کی نویں ہفتہ وار غیر رسمی نشست 31 جنوری 2024 کو منعقد ہوئی۔ شعرا، ادبا، ناقدین اور فنون لطیفہ سے متعلق شخصیات نے شرکت کی۔ اکادمی ادبیات پاکستان کے چیف ایڈیٹر محمد عاصم بٹ نے تمام شرکا کو خوش آمدید کہا۔ جعفر جٹیانہ نے پنجابی شاعری کی اصناف کے حوالے سے گفتگو کا آغاز کیا۔ فاطمہ عثمان نے سی حرفی صنف کے حوالے سے سوال اٹھایا جس پر افضل خان، امداد آکاش اور افشاں عباسی نے سیر حاصل گفتگو کی۔ فاطمہ عثمان نے تخلیق کار اور نقاد کے درمیان ذہنی ہم آہنگی کے فقدان پر گفتگو کی جس پر محمد عاصم بٹ، امداد آکاش، اور سرمد سروش اور حمید قیصر نے بحث کی۔ محمد عاصم بٹ نے کہا کہ تنقید کے معیار کو بلند کرنے کے لیے تنقیدی شعور کر اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔ آخر میں اکادمی کے چیف ایڈیٹر محمد عاصم بٹ نے تمام شرکا کا شکریہ ادا کیا۔ اس غیر رسمی نشست ”چائے، باتیں اور کتابیں“ میں شرکت کرنے والوں میں محمد عاصم بٹ، امداد آکاش، افضل خان، سرمد سروش، فاطمہ عثمان، جعفر جٹیانہ، حمید قیصر، افشاں عباسی، محمد عدنان و دیگر نے شرکت کی۔

دسویں نشست:

اس سلسلے کی دسویں ہفتہ وار غیر رسمی نشست 7 فروری 2024 کو منعقد ہوئی۔ شعرا، ادبا، ناقدین اور فنون لطیفہ سے متعلق شخصیات نے شرکت کی۔ اکادمی ادبیات پاکستان کی صدر نشین ڈاکٹر نجیبہ عارف نے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے اکادمی کی کتب کی ترسیل اور بک شاپ کی توسیع کے حوالے سے گفتگو میں کہا کہ اکادمی کی کتب کی رسائی زیادہ سے زیادہ ادیبوں تک پہنچانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ گفتگو میں شہزاد اظہر مرحوم کی کتاب "پل کی سلوٹ پہ" پر گفتگو ہوئی۔ لاہور سے تشریف لائی ہوئی شہناز نقوی نے اکادمی کے تحت غیر رسمی نشست "چائے، باتیں اور کتابیں" کے سلسلے کو سراہا اور اس پر خوشی کا اظہار کیا۔ تحریم ظفر نے کہا کہ الیکشن اور سیاست پر بھی مثبت انداز میں گفتگو کی جانی چاہیے اور لکھنا چاہیے۔ اکادمی کے تحت اس غیر رسمی نشست ”چائے، باتیں اور کتابیں“ میں ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشین، اکادمی، محمد عاصم بٹ، فریدہ حفیظ، تحریم ظفر، نعیم فاطمہ علوی، سید محمد علی اور لاہور سے تشریف لائی ہوئی شہناز

”چائے، باتیں اور کتابیں“ کی دسویں تقریب میں

چائے، باتیں اور کتابیں

''چائے، باتیں اور کتابیں'' کی گیارہویں تقریب میں

نقوی نے شرکت کی۔

گیارہویں نشست:

اس سلسلے کی گیارہویں غیر رسمی نشست آج 14 فروری 2024 کو منعقد ہوئی۔ نشست میں ویلنٹائن ڈے کی تاریخ کے حوالے سے گفتگو ہوئی۔ شرکا نے محبت کے جذبے کے مختلف پہلوا جاگر کیے۔ طلبہ نے دین کے تعلق سے اس جذبے کے بارے میں سوال اٹھائے۔ انسانی سماج، بالخصوص معاصر عہد میں محبت جیسے اعلیٰ جذبے کی توقیر و تقدیس کو لاحق خطرات پر بات کی گئی۔ مشینی اور ورچوئل زندگی کے امکانات اور خدشات زیر بحث آئے۔ پوسٹ ماڈرن فکر کے تحت مہابیانیوں کی ردتشکیل کے نتائج اور ایک صارف سماج میں نوجوانوں کو درپیش مسائل پر سیر حاصل گفتگو ہوئی۔ مشرقی اور مغربی معاشروں میں خاندانی نظام کے بکھرنے کی وجوہات پر غور کیا گیا اور نئی نسل کی تعلیم وتربیت میں حائل دشواریوں کا تجزیہ کیا گیا۔ آخر میں صدر نشین پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف نے تمام شرکا کا شکریہ ادا کیا۔ اکادمی کے تحت اس غیر رسمی نشست ''چائے، باتیں اور کتابیں'' میں ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشین اکادمی، امداد آکاش، فریدہ حفیظ، تحریم ظفر، نعیم فاطمہ علوی، محبوب ظفر، فاطمہ عثمان، منیرا شمیم، اختر عثمان، ریاض عادل، آصف نواز، حمزہ شیخ، محمد عاصم بٹ، اختر رضا سلیمی، ملک مہر علی، محمد عاشر و دیگر نے شرکت کی۔

''چائے، باتیں اور کتابیں'' کی بارہویں تقریب میں

بارہویں نشست:

اس سلسلے کی بارہویں غیر رسمی نشست آج 21 فروری 2024 کو منعقد ہوئی۔ اکادمی کے نائب ناظم محمد عاصم بٹ نے آنے والے شاعروں، ادیبوں، اور فنون لطیفہ سے متعلق شخصیات کو خوش آمدید کہا۔ شرکا نے مادری زبانوں کے عالمی دن کی مناسبت سے گفتگو کرتے ہوئے اس بات پر اتفاق کیا کہ مادری زبانوں کے فروغ اور تحفظ کے لیے ہر سطح پر کوششوں کی ضرورت ہے۔ اس غیر رسمی نشست میں ڈاکٹر عزیز فیصل نے پنجابی اور اردو میں مزاحیہ شاعری پیش کی جس سے تمام شرکا محظوظ ہوئے۔ سرمد سروش اور ڈاکٹر مقصودہ حسین نے اپنی نظمیں سنائیں اور امداد آکاش نے اپنی غزل سنا کر داد سمیٹی۔ اس غیر رسمی نشست میں نائب ناظم محمد عاصم بٹ، فریدہ حفیظ، نعیم فاطمہ علوی، ڈاکٹر مقصودہ حسین، ڈاکٹر عزیز فیصل، سرمد سروش، امداد آکاش، سید ماجد شاہ اور دیگر نے شرکت کی۔

تیرہویں نشست:

اس سلسلے کی تیرہویں غیر رسمی نشست 28 فروری 2024 کو منعقد ہوئی۔ اس نشست میں معروف امریکی محقق، لویولا یونیورسٹی شکاگو کی اسلامک سٹڈیز کی پروفیسر مارسیا ہرمینسن نے شرکت کی۔ اکادمی ادبیات پاکستان کی صدر نشین پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف نے پروفیسر مارسیا ہرمینسن اور دیگر شرکا کو خوش آمدید کہا۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے پروفیسر مارسیا کا مختصر تعارف کراتے ہوئے کہا کہ پروفیسر مارسیا نے تصوف کے حوالے سے علمی اور تحریری کام کیا ہے۔ اس حوالے سے ان کے مقالے اور کتب منظر عام پر آ چکی ہیں۔ انھوں نے تحقیق، ترجمے اور شاعری کے میدان میں قابلِ قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ شاہ ولی اللہ دہلوی کی کتاب حُجۃ اللہ البالغہ کا انگریزی ترجمہ ڈاکٹر مارسیا کا ایک قابلِ قدر کارنامہ ہے۔ نشست کے شرکا نے پروفیسر مارسیا سے تصوف کے بارے میں سوالات کیے اور پروفیسر مارسیا نے تفصیلی جوابات دیے جو عملی/تجرباتی بھی تھے اور علمی/نظریاتی بھی۔ پروفیسر مارسیا نے کہا کہ نوجوانی میں اُنھیں روحانیت سے لگاؤ پیدا ہُوا تو اِس سلسلے میں اُنھوں نے امریکہ سے سفر کر کے پاکستان اور بھارت کی متعدد درگاہوں کا دورہ کیا۔ اُنھوں نے کہا کہ وہ حضرت نظام الدین اولیا کے مزار پر گئیں تو اُنھیں احساس ہوا کہ اُنھیں عربی، اردو، فارسی، ہندی اور سنسکرت جیسی زبانیں سیکھنی چاہییں۔ اس ضمن میں انھوں نے یوگا اور مراقبے کے علاوہ اور کئی مشقیں کیں۔ انھوں نے کہا کہ ڈاکٹر فضل

''چائے، باتیں اور کتابیں'' کی تیرھویں تقریب میں

چائے، باتیں اور کتابیں

”چائے، باتیں اور کتابیں“ کی چودھویں تقریب میں

الرحمان کے ایما پر انھوں نے شاہ ولی اللہ کی کتاب کا انگریزی ترجمہ کیا۔ پروفیسر مارسیا نے روحانیت اور تصوف کے موضوع پر اسلام اور دیگر مذاہب کے تصوف کے حوالے سے ادیبوں کے سوالوں کے جواب دیے۔ پروفیسر مارسیا نے کہا کہ کامل مرشد عارضی طور پر مل جاتا ہے لیکن تصوف کا سفر مسلسل آگے کا سفر ہے۔ لہٰذا مستقل طور پر ظاہری کامل مرشد کا ملنا محال ہوتا ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں پروفیسر مارسیا نے تصوف اور نفسیات کے باہمی ربط اور فرق پر بھی مدلل گفتگو کی۔ اخر میں پروفیسر مارسیا ہرمینسن نے اولیائے ملتان کی شان میں کہے گئے ایک منظوم کلام کا منظوم انگریزی ترجمہ خوبصورت انداز میں پڑھا جس سے شرکا نہایت محظوظ ہُوئے۔ اس نشست میں فاطمہ عثمان نے بھی اپنی انگریزی نظم پیش کی۔ اس غیر رسمی نشست میں گفتگو میں حصہ لینے والوں میں اکادمی ادبیات کی صدر نشین ڈاکٹر نجیبہ عارف، ڈی جی سلطان ناصر، محمد عاصم بٹ، امداد آکاش، پروفیسر فخر الاسلام، ڈاکٹر مبینہ طلعت، ڈاکٹر فوزیہ جنجوعہ، فاطمہ عثمان، اقبال حسین افکار، سردار یوسف زئی، احسان اللہ، سابق سفیر سید اسرار حسین، رحمان حفیظ، ملک مہر علی اور دیگر شامل تھے۔

چودھویں نشست:

اس سلسلے کی چودھویں غیر رسمی نشست 6 مارچ کو منعقد ہوئی اور نہایت پر رونق رہی۔ صدر نشین اکادمی ادبیات پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف نے شرکا کو خوش آمدید کہا۔ اس غیر رسمی نشست میں معروف شاعر اور اکادمی کے سابق صدر نشین افتخار عارف نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ نامور شاعر حسن عباس رضا نے اپنی کتاب سے "ایام اسیری" کے عنوان سے مضمون پڑھا اور اپنی شاعری سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ نوید صادق نے اپنی نظم پیش کی اور سامعین سے داد سمیٹی۔ گلوکار اطہر ضیا نے اپنی خوبصورت اواز میں فیض احمد فیض کی غزل گا کر شرکا سے داد وصول کی۔ شیراز حیدر نے پاکستان میں موسیقی کی روایت اور موسیقی کے نامور گھرانوں سے تعلق رکھنے والے گلوکاروں کا تزکرہ کیا۔

”چائے، باتیں اور کتابیں“ کی چودھویں تقریب کے شرکا

گفتگو میں یہ بات بھی زیر بحث آئی کہ فکری شاعری اور ادب عالیہ کو ہی دوام حاصل ہے۔ اس کے مقابلے میں ثانوی شعر و ادب کو لوگ عارضی طور پسند کرتے ہیں۔ نمود و نمائش اور انعام و اکرام کے لیے کی جانے والی شاعری کی کوئی عمر نہیں ہوتی۔ اس غیر رسمی نشست میں شرکت کرنے والوں میں ڈاکٹر نجیبہ عارف، افتخار عارف، شیراز حیدر، امریکہ سے تشریف لائی ہوئی نظہرہ اعظم، حسن عباس رضا، نوید صادق، امداد اکاش، فریدہ حفیظ، محمد حمید شاہد، رحمان حفیظ، سرمد سروش، ریاض عادل، محمد عاصم بٹ، عثمان عالم، حمزہ شیخ، اقبال حسین افکار، سارہ خان، ملک مہر علی و دیگر شخصیات نے شرکت کی۔

پندرہویں نشست:

اس سلسلے کی پندرھویں غیر رسمی نشست 13 مارچ 2024 کو منعقد ہوئی۔ اکادمی کے نائب ناظم محمد عاصم بٹ نے آنے والے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ نامور ادیب اور محقق آغا نور محمد پٹھان نے کتابوں کی اہمیت پر گفتگو کی اور بتایا کہ وہ اب تک ملک کے مختلف شہروں میں 850 سے زائد لائبریریاں قائم کر چکے ہیں جس سے طلبا زیادہ استفادہ کرتے ہیں انھوں نے بتایا کہ صرف شکار پور۔ (سندھ) شہر میں 30 لائبریریاں قائم کی ہیں۔ اس غیر رسمی نشست میں عمار یاسر نے "پٹھانوں کے رومان" اردو ترجمہ فارغ بخاری، "ادم خان درخوئ" سے خوبصورت اقتباس پڑھا۔ اسی دوران صدر نشین اکادمی پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف بھی نشست میں شریک ہوئیں۔ انھوں نے کہا کہ اکادمی کے اہل کاروں کو بھی ایسی نشستوں میں شرکت کر کے ادبی تخلیقات پیش کرنی چاہئیں۔ آخر میں ڈاکٹر نجیبہ عارف نے تمام شرکا کا شکریہ ادا کیا۔ اس غیر رسمی نشست میں شرکت کرنے والوں میں ڈاکٹر نجیبہ عارف صدر نشین اکادمی، اغا نور محمد پٹھان، محمد عاصم بٹ نصیر الدّین آذر سعید سعید ساعی عبدالرشید خان، محمد علی خٹک، یوسف خان، عمار یاسر، محمد سہیل خان و دیگر نے شرکت کی۔

سولھویں نشست:

اس سلسلے کی سولھویں نشست 20 مارچ 2024 کو منعقد ہوئی۔ اکادمی ادبیات پاکستان کے نائب ناظم محمد عاصم بٹ نے آنے والے ادبا و شعرا کو خوش آمدید کہا۔ امداد آکاش، عامر رضا، ابصار فاطمہ اور محمد

”چائے، باتیں اور کتابیں“ کی پندرھویں تقریب میں

عاصم بٹ نے اس موضوع پر اظہار خیال کیا کہ کیسے برصغیر پر بیرونی حملہ آوروں کی یلغار سے مقامی تہذیبی ورثے کو نقصان پہنچا ہے۔ گفتگو میں پاکستان کی زبانوں اور تہذیب وثقافت کے متنوع رنگوں کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا گیا اور اسے قومی یک جہتی کا گلدستہ قرار دیا گیا۔ گفتگو کے آخر میں مہذب معاشرے کی تشکیل میں تعلیم وتربیت کے کردار اور اہمیت پر گفتگو ہوئی۔ اس غیر رسمی نشست کے اختتام پر اکادمی کے نائب ناظم محمد عاصم بٹ نے تمام شرکا کا شکریہ ادا کیا۔ اس نشست میں شرکت کرنے والوں میں محمد عاصم بٹ، امداد آکاش، عامر رضا، ابصار فاطمہ، بلال احمد، نصیرالدین آذر، سعید ساعی ودیگر نے شرکت کی۔

''چائے، باتیں اور کتابیں'' کی سولھویں تقریب میں

''چائے، باتیں اور کتابیں'' کی سترھویں تقریب میں

سترھویں نشست:

اس سلسلے کی سترھویں غیر رسمی نشست 27 مارچ 2024 کو منعقد ہوئی۔ اکادمی کے نائب ناظم محمد عاصم بٹ نے ادیبوں، شاعروں اور فنون لطیفہ سے متعلق شخصیات کو خوش آمدید کہا۔ اکادمی ادبیاتِ پاکستان کی صدر نشین پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف ڈاکٹر بی بی امینہ، جاوید عرفان، امداد آکاش، سفیر اللہ خان محمد عاصم بٹ گفتگو میں شریک ہوئے۔ سفیر اللہ خان نے تھیٹر میں مونولاگز ڈرامے کے بارے میں تفصیل سے گفتگو کی اور بتایا کہ مونولگز ڈرامے میں ایک ہی شخص بیک وقت کئی لوگوں سے مخاطب ہوتا ہے وہ صرف اپنی حرکات وسکنات سے ظاہر کرتا ہے کہ وہ لوگوں سے مخاطب ہے جبکہ وہاں لوگ نہیں ہوتے وہ ہی صرف موجود ہوتا ہے سفیر اللہ کا کہنا تھا کہ مونولاگز ڈرامے کا یہ سلسلہ پاکستان میں نیا سمجھا جاتا ہے۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کہا کہ پاکستانی ادب کے منتخب افسانوں کو ڈرامائی شکل دینے کی ضرورت ہے۔ گفتگو میں لاچیریریوں کو فعال کر کے اسے ڈیجیٹل فارم میں لانے پر بھی بات چیت ہوئی۔ نشست کے آخر میں ڈاکٹر نجیبہ عارف نے تمام شرکا کا شکریہ ادا کیا۔ اس غیر رسمی نشست میں شرکت کرنے والوں میں ڈاکٹر نجیبہ عارف، ڈاکٹر بی بی امینہ جاوید عرفان، سفیر اللہ خان، امداد آکاش محمد عاصم بٹ، محمد رافع، فراحت اللہ، نصیر الدّین آذر ودیگر نے شرکت کی۔

یوم یکجہتی کشمیر مشاعرہ

اسلام آباد (06 فروری 2024): اکادمی ادبیات پاکستان اسلام آباد میں یوم یکجہتیٔ کشمیر کے حوالے سے 6 فروری کو ایک کثیر اللسانی مشاعرہ منعقد ہوا جس میں شعرا نے کئی اصنافِ سخن میں کشمیریوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کیا اور کشمیر میں ہونے والے مظالم کے حوالے سے عالمی ضمیر کو جھنجھوڑنے کی کوشش کی۔ اس تقریب کی صدارت پروفیسر جلیل عالی نے کی۔ صدر نشین اکادمی ادبیات ڈاکٹر نجیبہ عارف نے سپاس نامہ پیش کیا۔ ضیاء الدین نعیم اور اختر عثمان مہمانان خصوصی تھے جب کہ عائشہ مسعود ملک نے نظامت کی۔ پروفیسر جلیل عالی نے کہا کہ ہمارے شعرا ادبا کو کشمیر کے حوالے سے بے باک انداز میں اپنا مؤقف پیش کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ بعض عالمی طاقتیں کشمیر کو آزاد نہیں دیکھنا چاہتیں۔ اخر میں انہوں نے کشمیر اور اس کے مظلوم شہریوں کو اپنے کلام کے ذریعے خراج تحسین پیش کیا۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشین اکادمی ادبیات نے تمام شعرا کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اپنی اپنی زبانوں میں کشمیری مظلوموں کے ساتھ یک جہتی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ پوری قوم کشمیریوں کے ساتھ یک جان اور یک زبان ہے۔ مشاعرے میں جڑواں شہروں کے ممتاز شعرا بشمول پروفیسر جلیل عالی، ضیاء الدین نعیم، اختر/عثمان، رفعت وحید، اسلم سالک، اقبال حسین افکار، نصرت مسعود، ڈاکٹر اقبال شاکر، نصرت یاد، افشاں عباسی، سارہ خان و دیگر نے کشمیر کے حوالے سے کلام پیش کیا۔

اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام یوم یکجہتی کشمیر کے حوالے سے منعقدہ ''یوم یکجہتی کشمیر مشاعرہ'' کے شرکا کا گروپ فوٹو

جہاں زیب ڈگری کالج سوات کے شعبہ پشتو کے طالب علموں کا دورۂ اکادمی

جہاں زیب ڈگری کالج سوات کے بی ایس پشتو ڈیپارٹمنٹ کے طالبعلموں کے وفد کا دورۂ اکادمی

جہاں زیب ڈگری کالج سوات کے بی ایس پشتو ڈیپارٹمنٹ کے طالبعلموں کے وفد کا دورۂ اکادمی

اسلام آباد (08 جنوری 2024): جہاں زیب ڈگری کالج سوات کے بی ایس پشتو ڈیپارٹمنٹ کے طالبعلموں نے ڈاکٹر عطاالرحمن عطا کی سربراہی میں اکادمی ادبیات پاکستان اسلام آباد کا دورہ کیا۔ طلبا نے خصوصی طور پر ”ہال آف فیم“ (ایوان اعزاز) کا دورہ کیا اور اس میں گہری دلچسپی لی۔ بعدازاں طلبا نے اکادمی ادبیات پاکستان کے ڈائریکٹر جنرل سلطان محمد نواز ناصر سے ملاقات کی۔ اس موقع پر ڈائریکٹر جنرل نے طلبا سے گفتگو میں کہا کہ اکادمی پاکستانی زبانوں کے ادب کے فروغ کے لیے کوشاں ہے۔ انھوں نے کہا کہ خیبر پختونخوا میں علم و ادب کے فروغ کے لیے مزید کام کی ضرورت ہے۔ انھوں نے کہا کہ ادب محبت، امن و آشتی اور ایک دوسرے کی سوچ اور نظریات کو برداشت کرنے کا موقع دیتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ادب اجتماعی رواداری کی سوچ کو پروان چڑھاتا ہے۔ اس موقع پر محمد عاصم بٹ، چیف ایڈیٹر اور نصیر الدین آذر سعید، لائبریرین بھی موجود تھے۔ ڈاکٹر عطالرحمن عطا نے اکادمی کے ڈائریکٹر جنرل اور افسران کا شکریہ ادا کیا۔

نوبل ایسنٹ سکول ویسٹریج راولپنڈی کے زیر اہتمام اور اکادمی ادبیات پاکستان کے تعاون سے تقریب

نوبل ایسنٹ سکول ویسٹریج راولپنڈی کے زیر اہتمام اور اکادمی ادبیات پاکستان کے تعاون سے تقریب

اسلام آباد (31 جنوری 2024): نوبل ایسنٹ سکول ویسٹریج راول پنڈی کے زیر اہتمام اور اکادمی ادبیات پاکستان کے تعاون سے اکادمی میں بچوں کے حوالے سے ایک تقریب منعقد ہوئی۔ صدر محفل ایچ ای سی سے منسلک ماہر تعلیم ڈاکٹر سید آفاق حسین تھے جب کہ مہمان خصوصی اکادمی کے ناظم اعلیٰ سلطان محمد نواز ناصر تھے۔ نظامت کے فرائض مریم رزینہ نے انجام دیے۔ سکول کی ڈائریکٹر ارم زہرہ نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے اکادمی کے ناظم اعلیٰ نے کہا کہ اکادمی پاکستانی زبانوں کے ادب کے ساتھ ساتھ بچوں کے لوک ادب کے فروغ کے لیے بھی ترجیحی بنیادوں پر کام کر رہی ہے۔ انھوں نے کہا کہ عصری تقاضوں کے مطابق انگریزی اور اردو کی اپنی جگہ پر اہمیت مسلم ہے، تاہم ہمیں اپنے بچوں کو اپنی مادری زبانوں سے بھی روشناس کرانا چاہیے۔ سلطان محمد نواز ناصر نے بچوں کے لوک ادب و دانش کو نئی نسل میں منتقل کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ ڈاکٹر سید آفاق حسین نے کہا کہ بچوں کے لیے سکولوں اور لاچیریریوں میں ان کے مزاج کے مطابق سہولیات اور بہتر ماحول مہیا کرنا چاہیے ،تب ہی بچے بہتر طریقے سے سیکھ سکتے ہیں۔ اکادمی کے ناظم اعلیٰ سلطان محمد نواز ناصر اور چیف ایڈیٹر محمد عاصم بٹ نے سکول میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے ہونہار بچوں میں سرٹیفکیٹ اور انعامات تقسیم کیے۔ اکادمی کے ڈائریکٹر جنرل سلطان محمد نواز ناصر اور چیف ایڈیٹر محمد عاصم بٹ نے سکول کی ڈائریکٹر کو اکادمی مطبوعات ”ادبیات اطفال“ کا سیٹ بھی پیش کیا۔ تقریب میں بچوں نے علمی و ثقافتی ٹیبلوز بھی پیش کیے۔ آخر میں بچوں اور ان کے اساتذہ نے اکادمی کے ایوان اعزاز کا دورہ بھی کیا۔

اکادمی کی شائع کردہ کتب کی ترسیل وترویج (سرکولیشن/ مارکیٹنگ) کے حوالے سے اکادمی ادبیات پاکستان اور نیشنل بُک فاؤنڈیشن کے مابین معاہدہ

اسلام آباد (29 فروری 2024): اکادمی ادبیات پاکستان اور نیشنل بُک فاؤنڈیشن کے مابین اکادمی کی شائع کردہ کتب کی ترسیل وترویج (سرکولیشن / مارکیٹنگ) کے حوالے سے معاہدے پر دستخط ہو گئے۔ اِس معاہدے کی رُو سے نیشنل بُک فاؤنڈیشن نے اکادمی ادبیات کی کتب کی ترسیل وترویج کی ذمہ داری قبول کر لی ہے۔ قارئین کو اکادمی کی شائع کردہ کتب اب نہایت سہولت سے حاصل ہو پائیں گی۔ معاہدے پر دستخط کی باقاعدہ تقریب 29 فروری 2024 کو اکادمی ادبیات پاکستان کے صدر دفتر میں ہوئی۔ تقریب میں اکادمی ادبیات کی صدرنشین ڈاکٹر نجیبہ عارف اور نیشنل بُک فاؤنڈیشن کے مینیجنگ ڈائریکٹر ڈاکٹر راجہ مظہر حمید سمیت دونوں اداروں کے افسران نے شرکت کی۔ ڈاکٹر نجیبہ

اکادمی ادبیات پاکستان اور نیشنل بُک فاؤنڈیشن کے مابین اکادمی کی شائع کردہ کتب کی ترسیل وترویج (سرکولیشن/ مارکیٹنگ) کے حوالے سے معاہدے پر اکادمی کی طرف سے اسسٹنٹ ڈائریکٹر جناب میر نواز سولنگی اور نیشنل بک فاؤڈیشن کی طرف سے سیلز آفیسر جناب ریحان صدیقی دستخط کر رہے ہیں۔

اکادمی ادبیات پاکستان اور نیشنل بُک فاؤنڈیشن کے مابین اکادمی کی شائع کردہ کتب کی ترسیل وترویج (سرکولیشن/ مارکیٹنگ) کے حوالے سے معاہدے کی تقریب میں جناب محمد عاصم بٹ، جناب نصیر الدین آذر سعید، جناب سلطان ناصر، ڈائریکٹر جنرل اکادمی، ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدرنشین، اکادمی اور جناب اختر رضا سلیمی اسٹیج پر بیٹھے ہیں۔

عارف نے کہا کہ آج کا دن اس حوالے سے بہت یادگار ہے کہ دو اہم اداروں کے درمیان ایک ایسا معاہدہ طے پا رہا ہے جس کی رو سے آئندہ ان کے درمیان اشتراک کی نئی راہیں کھلیں گی۔ انھوں نے مزید کہا کہ مناسب شرائط اور منصفانہ انداز میں معاہدہ کو ترتیب دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے اکادمی ادبیات کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے کہا کہ اکادمی کی سرگرمیوں میں بنیادی طور پر پاکستانی ادب و زبان کا فروغ اور ادیبوں کی فلاح وبہبود شامل ہے۔ اشاعت اکادمی کا ایک اہم کام ہے اور اکادمی نے زبان و ادب کے حوالے سے کئی اہم اشاعتی منصوبوں پر کام کیا ہے۔ اکادمی ادبیات پاکستانی ادب اور ادیب کو بین الاقوامی سطح پر متعارف کرانے میں اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔ اکادمی کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ نسل نو کو اپنے ادب کے ساتھ وابستہ رکھیں۔ نیز ادب کے ذریعے پاکستان کا مثبت چہرہ نہ صرف قومی سطح پر بلکہ بین الاقوامی سطح پر اُجاگر کریں اور پاکستان کو دنیا میں اس کی حقیقی اور مثبت شناخت دی جائے۔ نیشنل بک فاؤنڈیشن کے مینیجنگ ڈائریکٹر ڈاکٹر راجہ مظہر حمید نے اکادمی کی صدرنشین کا شکریہ ادا کیا اور اکادمی ادبیات پاکستان کے ساتھ ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ انھوں نے کہا نیشنل بک فاؤنڈیشن کے پلیٹ فارم سے اکادمی کی کتب بھی پاکستان کی تمام اہم لائبریریوں اور اداروں میں ہوں گی۔ انھوں نے کہا کہ نیشنل بک فاؤنڈیشن کی تمام آؤٹ لیٹس پر اکادمی ادبیات پاکستان کے نام سے خصوصی گوشہ مختص کیا جائے گا جس میں اکادمی کی کتب ڈسپلے ہوں گی۔ اُنھوں نے دونوں اداروں کے افسران کو دورِ حاضر میں مارکیٹنگ کی اہمیت سے واقف رہنے کا کہا۔ تقریب کے آخر میں اکادمی ادبیات پاکستان کی طرف سے اسسٹنٹ ڈائریکٹر میر نواز سولنگی اور نیشنل بک فاؤڈیشن کی طرف سے سیلز آفیسر ریحان صدیقی نے معاہدے (ایم او یو) پر دستخط کیے۔

اکادمی ادبیات پاکستان اور نیشنل بُک فاؤنڈیشن کے مابین اکادمی کی شائع کردہ کتب کی ترسیل وترویج (سرکولیشن/ مارکیٹنگ) کے حوالے سے معاہدے کی تقریب میں نیشنل بُک فاؤنڈیشن کے مینیجنگ ڈائریکٹر ڈاکٹر راجہ مظہر حمید اور ان کے فسران اسٹیج پر بیٹھے ہیں۔

بریگیڈیئر (ر) نعمان الحق فرخ کی تازہ کتاب ''دھوپ چھاؤں'' کی تقریب پذیرائی

اسلام آباد(09 جنوری 2024): ادبی وثقافتی تنظیم ''زاویہ'' اور اکادمی ادبیات پاکستان کے تعاون سے ممتاز شگفتہ نگار، ادیب اور دانشور بریگیڈیئر (ر) نعمان الحق فرخ کی تازہ کتاب ''دھوپ چھاؤں'' کی تقریب پذیرائی اکادمی ادبیات پاکستان کے کانفرنس ہال میں منعقد ہوئی۔ تقریب کی صدارت محمد اظہار الحق نے کی۔ مہمانان خصوصی میں سید جمال شاہ نگران وفاقی وزیر برائے قومی ورثہ وثقافت ڈویژن اور عکسی مفتی شامل تھے۔ اکادمی ادبیات پاکستان کی صدر نشین پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف خصوصی طور پر شریک تھیں۔ نظامت محبوب ظفر نے کی۔ مقررین میں حفیظ خان، ڈاکٹر عزیز فیصل اور ڈاکٹر حمیرا اشفاق شامل تھی۔ وفاقی وزیر جمال شاہ نے کہا کہ بریگیڈیئر (ر) نعمان الحق فرخ نے جو دیکھا، محسوس کیا اس کا برملا اور شگفتہ انداز میں اظہار کیا۔ انھوں نے کتاب سے وڈا ماسٹر اور کیپٹن سنگی کے خوب صورت کرداروں کا تذکرہ کیا۔ انھوں نے کہا کہ ان کے تجربات اور مشاہدات سے ہم بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ محمد اظہار الحق نے کہا کہ کتاب ''دھوپ چھاؤں'' بنیادی طور پر ایک جدید خودنوشت ہے۔ جس میں مصنف نے ایک نیا ٹرینڈ پیش کیا ہے۔ ان کی تحریروں میں سلاست، روانی اور پختگی نظر آتی ہے۔ عکسی مفتی نے کہا بریگیڈیئر (ر) نعمان نے اس کتاب میں نصیحت نہیں بلکہ اپنی کہانیاں بیان کی ہیں اور اپنی کہانیوں میں کئی در وا کیے ہیں۔ بریگیڈئیر نعمان نے تمام مقررین اور شرکا کا شکریہ ادا کیا کہ آپ نے اس تقریب کو رونق بخشی۔ پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کہا کہ بریگیڈئیر نعمان الحق نے طنز و مزاح کے ذریعے معاشرے میں کئی ناہمواریوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ حفیظ خان نے کہا کہ برگیڈئیر (ر) نعمان نے کڑوی باتوں کو سچ کے ساتھ انتہائی معصومیت کے ساتھ پیش کیا ہے اور یہی ان کا خاصا ہے۔ میجر جنرل (ر) وجاہت علی مفتی نے کہا کہ بریگیڈئیر (ر) نعمان الحق فرخ مستند اور مدلل رائے رکھتے ہیں۔ انھوں نے اس کتاب میں معاشرتی برائیوں کو عمدگی سے آشکار کیا۔ عزیز فیصل نے کہا کہ مصنف نے انتہائی ایمان داری اور سچائی سے اپنے تجربات کو پیش کیا ہے۔ ڈاکٹر حمیرا اشفاق نے کہا کہ مصنف کے ہاں تحریر کی روانی پائی جاتی ہے۔ ان کی تلخی بھی اچھی لگتی ہے۔

ادبی وثقافتی تنظیم ''زاویہ'' اور اکادمی ادبیات پاکستان کے تعاون سے بریگیڈیئر (ر) نعمان الحق فرخ کی تازہ کتاب ''دھوپ چھاؤں'' کی تقریب پذیرائی میں ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشین، اکادمی، جناب عکسی مفتی، جناب محمد اظہار الحق، جناب سید جمال شاہ، وفاقی وزیر اور بریگیڈیئر (ر) نعمان الحق فرخ اسٹیج پر بیٹھے ہیں جبکہ جناب محبوب ظفر اظہار خیال کر رہے ہیں۔

ادبی وثقافتی تنظیم ''زاویہ'' اور اکادمی ادبیات پاکستان کے تعاون سے بریگیڈیئر (ر) نعمان الحق فرخ کی تازہ کتاب ''دھوپ چھاؤں'' کی تقریب پذیرائی کے شرکا

کتاب ''مسعود مفتی۔ قومی ادب کا ایک معتبر حوالہ'' کی تقریب پذیرائی

اسلام آباد(16 جنوری 2024): فیکٹ فورم کے زیر اہتمام اکادمی ادبیات پاکستان کے تعاون سے ماہر تعلیم، محقق اور دانشور پروفیسر ڈاکٹر مقصودہ حسین کی کتاب ''مسعود مفتی۔ قومی ادب کا ایک معتبر حوالہ'' کی تقریب پذیرائی منعقد ہوئی۔ صدارت ڈاکٹر عبدالباسط، چانسلر، پریسٹن یونیورسٹی، نے کی۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشین، اکادمی ادبیات پاکستان، عکسی مفتی، ایمبیسیڈر (ر) سعید خالد، ڈاکٹر مظہر حمید، اور سینیٹر فرحت اللہ بابر مہمانان خصوصی تھے۔ تقریب میں نامور اہل قلم نے کتاب کے حوالے سے گفتگو کی۔

فیکٹ فورم کے زیر اہتمام اکادمی ادبیات پاکستان کے تعاون سے منعقدہ پروفیسر ڈاکٹر مقصودہ حسین کی کتاب ''مسعود مفتی۔ قومی ادب کا ایک معتبر حوالہ'' کی تقریب پذیرائی میں پروفیسر ڈاکٹر مقصودہ حسین، جناب عکسی مفتی، ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشین، اکادمی، ڈاکٹر عبدالباسط، چانسلر، پریسٹن یونیورسٹی، سینیٹر فرحت اللہ بابر اور محترمہ عائشہ مسعود ملک اسٹیج پر بیٹھے ہیں۔

عہد ساز شاعر احمد فراز کے ترانویں جنم دن کے حوالے سے ایک خصوصی تقریب

احمد فراز ٹرسٹ اور زاویہ کے زیرِ اہتمام، اکادمی ادبیات پاکستان کے تعاون سے عہد ساز شاعر احمد فراز کے ترانویں جنم دن کے موقع پر منعقدہ تقریب میں جناب سعدی فراز، جناب محمد اظہار الحق، جناب حلیم قریشی اور ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشین، اکادمی اسٹیج پر بیٹھے ہیں۔

اسلام آباد (12 جنوری 2024): احمد فراز ٹرسٹ اور زاویہ کے زیرِ اہتمام، اکادمی ادبیات پاکستان کے تعاون سے عہد ساز شاعر احمد فراز کے ترانویں جنم دن کے حوالے سے ایک خصوصی تقریب اکادمی کے کمیٹی روم میں منعقد ہوئی۔ مجلسِ صدارت میں ممتاز شاعر حلیم قریشی اور محمد اظہار الحق شامل تھے۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشین، اکادمی مہمانِ خصوصی تھیں۔ فراز صاحب کی شاعری پر پی ایچ ڈی کرنے والے ممتاز شاعر، محقق اور استاد ڈاکٹر محمد افضل صفی مہمانِ اعزاز تھے جنھیں اس تقریب میں خصوصی ایوارڈ دیا گیا۔ ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد، اختر عثمان شاہد مسعود اور ایوب ملک نے اظہار خیال کیا۔ حسن عباس رضا نے منظوم خراج پیش کیا۔ رحمٰن بٹ نے احمد فراز کے کلام کو خوبصورت انداز میں پیش کیا۔ نظامت محبوب ظفر نے کی۔ محمد اظہار الحق نے کہا کہ فارسی کی شعری روایت کو سمجھے بغیر ہم فراز کی شاعری کی بہتر تفہیم نہیں کر سکتے۔ انھوں نے کہا کہ احمد فراز کی شاعری ہمیشہ زندہ رہے گی۔ حلیم قریشی نے کہا کہ احمد فراز لفظوں کا تصرف خوبی سے کرتے تھے۔ وہ سہولت کے ساتھ مضمون باندھتے اور اسی سہولت کے ساتھ شعر کہتے وہ ایک نڈر اور بے باک اور احساس رکھنے والے انسان تھے۔ پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشین، اکادمی نے کہا کہ احمد فراز جدید طرز احساس کے باکمال شاعر تھے۔ انھوں نے انسانی جذبوں کی خوبصورت ترجمانی کی۔ احمد فراز کی شاعری کی تفہیم وقت کے ساتھ ساتھ نئے انداز میں سامنے آتی رہے گی۔ بلاشبہ احمد فراز ہماری اردو شاعری کا معتبر اور ناگزیر حوالہ ہے۔ احمد فراز کی شاعری پر پی ایچ ڈی کرنے والے ڈاکٹر محمد افضل صفی نے احمد فراز کی شاعری کی مختلف جہتوں اور ان کے فن و شخصیت پر تفصیلی گفتگو کی۔ بعد ازاں ڈاکٹر محمد افضل صفی کو احمد فراز ٹرسٹ کے تحت اُن کی کتاب پر ایوارڈ دیا گیا۔ احمد فراز کے فرزند اور احمد فراز ٹرسٹ کے نائب صدر سعدی فراز نے تمام مقررین اور شرکا کا شکریہ ادا کیا۔

20 معاصر شعرا کے اشعار پر مبنی پینٹنگز کی نمائش

اکادمی ادبیات پاکستان کے تعاون سے کٹاس راج آرٹ گیلری کے زیر اہتمام 20 معاصر شعرا کے اشعار پر مبنی پینٹنگز کی نمائش کی تقریب میں جناب محمد حمید شاہد، ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشین، اکادمی، جناب افتخار عارف، جناب امداد آکاش، جناب رحمان حفیظ و دیگر موجود ہیں۔

اکادمی ادبیات پاکستان کے تعاون سے کٹاس راج آرٹ گیلری کے زیر اہتمام تقریب میں جناب محمد حمید شاہد، ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشین، اکادمی، جناب افتخار عارف، ڈاکٹر روش ندیم، جناب منیر فیاض، جناب اختر رضا سلیمی و دیگر موجود ہیں۔

اسلام آباد (06 مارچ 2024): اکادمی ادبیات پاکستان کے تعاون سے کٹاس راج آرٹ گیلری کے زیر اہتمام 20 معاصر شعرا کے اشعار پر مبنی پینٹنگز کی نمائش کا اہتمام اکادمی کے کانفرنس ہال میں کیا گیا۔ نمائش کا افتتاح ممتاز شاعر افتخار عارف نے کیا۔ نمائش میں وصی حیدر، ایم ایچ سلہری، محمود علی، آصف اقبال، استاد جیکب، ظفر اقبال، گل بھائی اور آمنہ بتول کی پینٹنگز شامل کی گئیں۔ پینٹنگز کے لیے جن معاصر شعرا کے اشعار کا انتخاب کیا گیا ہے ان میں افتخار عارف، سلیم کوثر، یاسمین حمید، احمد حسین مجاہد، امداد آکاش، حمیدہ شاہین، رحمان حفیظ، خورشید ربانی، عابد سیال، شمشیر حیدر، شاذیہ اکبر، احسان شاہ، ڈاکٹر ریاض عادل، سجاد بلوچ، طیب رضا، عمران عامی، ندیم بھابھہ، نوید حیدر ہاشمی، احمد عطاءاللہ عطا اور شکیل جاذب کے نام شامل ہیں۔ مہمان خصوصی افتخار عارف نے کہا کہ فنون لطیفہ میں فن مضوری قدیم ترین فن کے طور پر جانی جاتی ہے اور یہ بھی ایک تاریخی حقیقت ہے کہ اولین شاعری کی ترجمانی مضوری کی شکل میں پتھروں پر محفوظ کی گئی۔ تہذیبوں کے آثار اس کے گواہ ہیں۔ جنوبی ایشیا میں بھی پچھلی صدی میں اس کی کئی نشانیاں ملتی ہیں۔ اُردو شاعری تصویروں کی صورت میں اپنی بے مثال روایت رکھتی ہے۔ عبدالرحمان چغتائی نے غالب اور اقبال کی ترجمانی کی جب کہ صادقین نے غالب اور فیض کو تصویروں میں منعکس کیا اور جدید مضوروں میں اسلم کمال نے اقبال، فیض اور دوسرے شاعروں کے کلام کو تصویروں کی شکل دی۔ انھوں نے نعمان فاروق کی فنی کاوشوں کو سراہا۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف صدر نشین، اکادمی ادبیات پاکستان نے کہا کہ اکادمی کی ترجیحات میں شامل ہے کہ ادب اور دوسرے فنون لطیفہ کے اشتراک پر زور دیا جائے تا کہ مختلف علوم وفنون کے وابستگان ایک دوسرے کے نقطہ ہائے نظر کو سمجھ سکیں اور ایک دوسرے کی تحریکوں سے استفادہ کر سکیں۔ کٹاس راج آرٹ گیلری کے روح رواں نعمان فاروق نے کہا کہ میرے نزدیک فنون لطیفہ کی تمام شاخیں ایک ہی سر چشمے سے پھوٹتی ہیں۔ میں نے ان میں سے دو شاخوں شاعری اور مضوری کو یکجا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگلے مرحلے میں ادب کی دیگر اصناف کے حوالے سے بھی اسی نوع کی نمائشیں کرنے کا ارادہ ہے۔ نمائش میں جڑواں شہروں کے ادیبوں، شاعروں اور زندگی کے دیگر شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے بھر پور شرکت کی۔ خواتین و حضرات نے اس کاوش کو خوب سراہا۔

مادری زبانوں کے عالمی دن کے موقع پراکادمی ادبیات پاکستان کے زیراہتمام پنجابی ادبی پرچار اسلام آباد کے تعاون سے سیمینار بعنوان ’’پاکستانی زبانوں کو درپیش مشکلات‘‘

مادری زبانوں کے عالمی دن کے موقع پراکادمی ادبیات پاکستان کے زیراہتمام پنجابی ادبی پرچار اسلام آباد کے تعاون سے سیمینار بعنوان ’’پاکستانی زبانوں کودرپیش مشکلات‘‘میں شرکا کا گروپ فوٹو

اسلام آباد(21 فروری 2024):مادری زبانوں کے عالمی دن کے موقع پر اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام پنجابی ادبی پرچار اسلام آباد کے تعاون سے 21 فروری کوسیمینار بعنوان ’’پاکستانی زبانوں کو درپیش مشکلات‘‘ منعقد ہوا۔ صدارت ڈاکٹر واحد بخش بزدار نے کی، مہمان خصوصی شریف شاد تھے اورنظامت کے فرائض طارق بھٹی نے انجام دیئے۔ اکادمی ادبیات پاکستان کے ناظم اعلیٰ سلطان ناصر خصوصی طور پر شریک ہوئے اور خطاب کیا۔ سیمینار میں پاکستان میں بولی جانے والی مختلف مادری زبانوں کی نمائندگی کرتے ہوئے ڈاکٹر منظورعلی ویسریو (سندھی)، اقبال حسین افکار (پشتو) ڈاکٹر قاسم یعقوب (اردو) عامر ظہیر بھٹی (پنجابی) ضیا الدین (ہندکو)، محمد اشفاق عباسی (پہاڑی) اورشریف شاد (پھوٹوہاری) و دیگر نے اپنی اپنی زبانوں کے حوالے سے گفتگو کی۔

ڈاکٹرواحد بخش بزدار نے کہا کہ زبان کا سینکڑوں سالہ تہذیبی ورثہ ہاتا ہے۔ لہٰذا یہ تہذیبی ورثہ زبان کے ذریعے نئی نسل تک منتقل کرنے کی ضرورت ہے۔انھوں نے کہا کہ مادری زبانوں کو پرائمری ایجوکیشن کی سطح پر رکھنے کی اشد ضرورت ہے زبان کا معیشت سے بھی گہرا تعلق ہوتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہمیں آج تہیہ کرنا ہوگا کہ ہم ہرسطح پر اپنی مادری زبانوں کو محفوظ کرنے کے لیے کوشش کریں گے۔ اکادمی کے ناظم اعلیٰ سلطان ناصر نے کہا کہ پاکستانی زبانوں کے فروغ اور تحفظ کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنی زبانوں اور تہذیب وثقافت کے تنوع کو باعثِ نزاع بنانے کی بجائے باعثِ قوت اور باعثِ تنوّع بنائیں۔ انھوں نے کہا کہ جدید ٹیکنالوجی کی مدد سے ہم پاکستانی زبانوں کو فروغ دے سکتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ملکِ پاکستان زبانوں اور تہذیب وثقافت کے حوالے سے بہت ثروت مند ہے۔ سلطان ناصر نے کہا کہ کوئی بھی زبان اپنی تہذیب کا دروازہ ہوتی ہے اور تہذیبوں کی ترسیل کا ذریعہ ہوتی ہے۔ سلطان ناصر نے کہا کہ پاکستانی زبانوں کے فروغ کے لیے اکادمی ترجیحی بنیادوں پر کام کررہی ہے اورر تمام پاکستانی زبانوں کے فروغ کے سلسلے میں اکادمی کا پلیٹ فارم حاضر ہے۔ آخر میں طارق بھٹی نے قرار داد پیش کی کہ اکادمی پاکستانی زبانوں کے حوالے سے ڈیجیٹل ڈکشنریاں تیار کرے اس کے لیے ہم سب شاعرادیب معاونت کے لیے حکومت سے پُر زور اپیل کریں گے۔

اِنڈس کلچرفورم کے زیرِ اہتمام اکادمی دبیات پاکستان کے تعاون سے پاکستان کی مادری زبانوں کے ادبی میلے کاانعقاد

لسانی تکثیریت ہماری کمزوری نہیں بلکہ ہماری ثقافتی طاقت ہے۔ڈاکٹرنجیبہ عارف

اسلام آباد(16فروری2024): اِنڈس کلچر فورم کے زیرِ اہتمام پی این سی اے میں پاکستان کی مادری زبانوں کے ادبی میلے کا افتتاحی اجلاس 16 فروری کو ہُوا۔ اجلاس میں اکادمی ادبیات پاکستان کی صدرنشین پروفیسر ڈاکٹرنجیبہ عارف نے اپنے کلیدی خطبے میں کہا کہ لسانی تکثیریت ہماری کمزوری نہیں بلکہ ہماری ثقافتی طاقت ہے۔ زبانوں کو معدومیت کے خطرے سے بچانا دراصل انسانی ورثے کو بچانا ہے۔ اُنہوں نے زبان کی اہمیت پر گفتگو کرتے ہوئی کہا کہ زبان انسانی تجربے کی تاریخ اور صدیوں پر پھیلی انسانی لوک دانش کا عطر ہوتی ہے۔ کسی بھی زبان کے بولنے والوں کی تعداد کا کم ہونا یہ معنی نہیں رکھتا کہ وہ زبان کم اہم ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ لفظ ہی فکر وخیال کا منبع ہوتا ہے۔

اِنڈس کلچرفورم کے زیرِ اہتمام اکادمی دبیات پاکستان کے تعاون سے پاکستان کی مادری زبانوں کے حوالے سے منعقدہ ادبی میلے کے شرکا

قومی ورثہ وثقافت ڈویژن کے زیر اہتمام سرگودھا میں دوروزہ نارنگی میلہ

اکادمی ادبیات پاکستان سمیت قومی ورثہ وثقافت ڈویژن کے دیگر اداروں کے اشتراک سے سرگودھا آرٹس کونسل، کمپلیکس میں دوروزہ ''نارنگی میلہ'' کی افتتاحی تقریب میں وفاقی وزیر سید جمال شاہ اور سیکرٹری قومی ورثہ وثقافت ڈویژن، محترمہ حمیرا احمد ودیگر شرکت کے لیے تشریف لارہے ہیں۔

سرگودھا (18–19 جنوری 2024): پوری دنیا میں پاکستان نارنگی اور ترشہ پھلوں کی پیداوار کے لحاظ سے اہم ملک ہے۔ اگر ہم ان پھلوں کی معیاری پراڈکٹ پر خصوصی توجہ دیں تو اس سے بڑا زرمبادلہ کمایا جاسکتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار سید جمال شاہ، وفاقی وزیر قومی ورثہ وثقافت ڈویژن نے اکادمی ادبیات پاکستان سمیت قومی ورثہ وثقافت ڈویژن کے دیگر اداروں کے اشتراک سے سرگودھا آرٹس کونسل، کمپلیکس میں دو روزہ ''نارنگی میلہ'' 18 تا 19 جنوری 2024 کی افتتاحی تقریب میں کیا۔ سید جمال شاہ، وفاقی وزیر قومی ورثہ وثقافت ڈویژن نے کہا کہ

اکادمی ادبیات پاکستان سمیت قومی ورثہ وثقافت ڈویژن کے دیگر اداروں کے اشتراک سے سرگودھا آرٹس کونسل، کمپلیکس میں دوروزہ ''نارنگی میلہ'' کی افتتاحی تقریب میں وفاقی وزیر سید جمال شاہ اور ڈویژنل کمشنر، سرگودھا جناب محمد اجمل بھٹی خطاب کررہے ہیں۔

یونیورسٹی آف سرگودھا میں ''ثقافتی تنوع اور اس کے پاکستانی معاشرہ پر اثرات'' کے موضوع پر سیمینار منعقد ہوا جس میں وفاقی وزیر جمال شاہ، پروفیسر ڈاکٹر قیصر عباس، پروفیسر ڈاکٹر محمد ضیاالحق اور پروفیسر ڈاکٹر میاں غلام یاسین نے موضوع کی مناسبت سے خطاب کررہے ہیں۔

میری خواہش تھی کہ نارنگی میلے کا انعقاد کیا جائے تا کہ پنجاب میں کاشتکاروں کو نارنگی اور ترشہ پھلوں کی پیداوار میں اضافہ کرنے کی طرف راغب کیا جائے۔ انھوں نے قومی ورثہ وثقافت ڈویژن کے ماتحت تمام سرکاری نجی اداروں اور سرگودھا آرٹس کونسل و دیگر اداروں کے سربراہوں کا شکریہ ادا کیا کہ انھوں نے نارنگی کے اس میلے کو کامیابی سے منعقد کیا۔ اس سے قبل محمد اجمل بھٹی، ڈویژنل کمشنر، سرگودھا نے تمام شرکا کو خوش آمدید کہا اور نارنگی اور ترشہ پھلوں کی پیداوار اور معیار پراڈکٹ کی برآمدات پر روشنی ڈالی اور تجاویز پیش کیں۔ حمیرا احمد، سیکرٹری قومی ورثہ وثقافت ڈویژن نے افتتاحی کلمات میں کہا کہ میں وفاقی وزیر سید جمال شاہ اور قومی ورثہ وثقافت ڈویژن کے تمام اداروں اور سرگودھا کے تمام اداروں کے سربراہوں اور اہل کاروں کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انھوں نے اس شاندار میلے کا انعقاد کیا۔ اس میلے کا مقصد مقامی مصنوعات کو فروغ دینا ہے اور مقامی سرمایہ کاروں کو بہتر مصنوعات تیار کرنے کی طرف راغب کرنا ہے۔ افتتاحی تقریب کے بعد نارنگی میلے میں ثقافتی وصوفیانہ میوزک کا انعقاد ہوا جس میں مقامی فن کاروں نے حصہ لیا۔ بچوں کا ٹیبلو اور پتلی تماشہ پیش کیا اور اس کے بعد قوالی کی محفل سجائی گئی۔ آخر میں اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام پنجابی شعرا پر مشتمل محفل مشاعرہ منعقد ہوئی۔ نارنگی کے اس میلے میں دست کاری، مقامی مصنوعات اور کاشت کاری سے متعلق سٹال لگائے گے۔ علاوہ ازیں اس میلے میں اکادمی ادبیات پاکستان سمیت دیگر قومی ونجی اداروں کی مطبوعات اور اہم کتب کے اسٹال بھی لگائے گے اور سرگودھا کے ادبی مشاہیر کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے ان کی تصاویر کو آویزاں کیا گیا۔

افتتاحی تقریب کے بعد یونیورسٹی آف سرگودھا میں ''ثقافتی تنوع اور اس کے پاکستانی معاشرہ پر اثرات'' کے موضوع پر سیمینار منعقد ہوا جس میں وفاقی وزیر جمال شاہ، پروفیسر ڈاکٹر قیصر عباس، پروفیسر ڈاکٹر محمد ضیاالحق اور پروفیسر ڈاکٹر میاں غلام یاسین نے موضوع کی مناسبت سے خطاب کیا۔

سرگودھا: قومی ورثہ وثقافت ڈویژن اور حکومت پنجاب کے تعاون سے سرگودھا آرٹس کونسل میں منعقدہ دو روزہ (18 تا 19 جنوری 2024) نارنگی میلے میں اکادمی ادبیات پاکستان نے اپنی مطبوعات کا خصوصی اسٹال لگایا جس میں خصوصی رعایت پر کتابیں فروخت ہوئیں۔

سرگودھا: قومی ورثہ وثقافت ڈویژن اور حکومت پنجاب کے تعاون سے سرگودھا آرٹس کونسل میں منعقدہ دو روزہ (18 تا 19 جنوری 2024) نارنگی میلے میں پہلے دن اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام سہ پہر 4:00 بجے، مقامی شعرا پر مشتمل ایک خصوصی مشاعرہ منعقد ہوا۔ صدارت محمد حیات بھٹی نے کی۔ مشاعرے میں کلام پیش کرنے والوں میں صدر مجلس محمد حیات بھٹی، جعفر انجم جٹیانہ، فلک شیر نوید ہرل، عابدہ نذر، فرخ اعجاز نصیر، مومن ہاشمی اور اعجاز راج شامل تھے۔

اکادمی ادبیات پاکستان سمیت قومی ورثہ وثقافت ڈویژن کے دیگر اداروں کے اشتراک سے سرگودھا آرٹس کونسل، کمپلیکس میں دوروزہ ''نارنگی میلہ'' میں کتاب میلہ

دوروزہ ''نارنگی میلہ'' میں مشاعرے کے شرکا

گلگت بلتستان سے تعلق رکھنے والے ادبا شعرا کے وفد کا دورہ اکادمی اور صدر نشین سے ملاقات

اسلام آباد(31 جنوری 2024): گلگت بلتستان سے تعلق رکھنے والے ادبا شعرا کے وفد نے اکادمی ادبیات پاکستان کی صدر نشین پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف سے ملاقات کی۔ وفد میں گلگت بلتستان کے سینئر وزیر تعمیرات سید امجد زیدی، بلتی زبان کے محقق ومترجم و ادیب محمد یوسف حسین آبادی، مصنف ومحقق محمد حسن حسرت کے ساتھ ساتھ اکادمی ادبیات پاکستان کے بورڈ آف گورنرز میں شامل گلگت بلتستان اور اس کی زبانوں کے نمائندے قاسم نسیم اور احسان شاہ شامل تھے۔ اس موقع پر اکادمی کے ڈائریکٹر جنرل سلطان محمد نواز ناصر بھی موجود تھے۔ وفد نے مطالبہ کیا کہ گلگت بلتستان میں اکادمی ادبیات پاکستان کا علاقائی دفتر قائم کیا جائے۔ ملاقات میں گلگت بلتستان کی زبان و ادب کے فروغ اور گلگت بلتستان 9 میں اکادمی کے دفتر کے قیام پر خصوصی گفتگو ہوئی۔ وفد نے صدر نشین اکادمی کو یقین دلایا کہ وہ گلگت بلتستان میں اکادمی کے قیام کے لیے مناسب جگہ کے حصول کے لیے ہر ممکن تعاون کریں گے۔ صدر نشین اکادمی پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف نے گلگت بلتستان کی زبان و ادب کو قومی دھارے میں لانے کے عزم کا اعادہ کیا۔

گلگت بلتستان کے سینئر وزیر تعمیرات سید امجد زیدی، بلتی زبان کے محقق ومترجم و ادیب محمد یوسف حسین آبادی، مصنف ومحقق محمد حسن حسرت کے ساتھ ساتھ اکادمی ادبیات پاکستان کے بورڈ آف گورنرز میں شامل گلگت بلتستان اور اس کی زبانوں کے نمائندے قاسم نسیم اور احسان شاہ پر مشتمل وفد کا دورۂ اکادمی کے موقع پر صدر نشین سے ملاقات

جناب احسان شاہ، گلگت بلتستان کے سینئر وزیر تعمیرات سید امجد زیدی، اور مصنف ومحقق محمد حسن حسرت دورۂ اکادمی کے موقع پر

معروف ماہرِ لسانیات، محقق، ادیب، اور یونیورسٹی آف گوادر (بلوچستان) کے وائس چانسلر ڈاکٹر عبدالرزاق صابر کا دورہ اکادمی اور صدر نشین سے ملاقات

اسلام آباد(23 مارچ 2024) معروف ماہرِ لسانیات، محقق، ادیب، اور یونیورسٹی آف گوادر (بلوچستان) کے وائس چانسلر ڈاکٹر عبدالرزاق صابر نے اکادمی ادبیات پاکستان کی صدر نشین پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف سے ملاقات کی اور باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلہء خیال کیا۔ بلوچستان کے مضافاتی علاقوں میں علم و ادب کی ترویج خصوصی طور پر زیرِ بحث آئی۔ صدر نشین اکادمی ادبیات نے بلوچستان میں ڈاکٹر عبدالرزاق صابر کی خدمات کو سراہا اور اُنھیں اکادمی کے ساتھ وابستہ رہنے کو کہا۔ اِس موقع پر اکادمی ادبیات کے ڈائریکٹر جنرل سلطان ناصر اور ممبر بورڈ آف گورنرز ڈاکٹر ضیاء الرحمان بھی موجود تھے۔

معروف ماہرِ لسانیات، محقق، ادیب، اور یونیورسٹی آف گوادر (بلوچستان) کے وائس چانسلر ڈاکٹر عبدالرزاق صابر کا دورہ اکادمی اور صدر نشین پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف سے ملاقات اس موقع پر سلطان ناصر، ڈائریکٹر جنرل اکادمی اور ڈاکٹر ضیاالرحمان بلوچ بھی موجود ہیں۔

یادِ رفتگاں

اکادمی ادبیات پاکستان کی صدر نشین پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ڈائریکٹر جنرل سلطان محمد نواز ناصر نے وفات پانے والے اہل قلم کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کیا۔ انھوں نے ان اہل قلم کے لیے مغفرت اور لواحقین کے لیے صبرِ جمیل کی دعا کی۔

اسلم کمال:

اسلام آباد: تاریخ وفات (03 جنوری 2024)
اسلم کمال نے کمال فنی مہارت سے علامہ اقبال اور فیض احمد فیض کی شاعری کو دیدہ زیب مصوری میں ڈھالا۔ ان کا ایک اہم کام پانچ سو پاکستانی

اسلم کمال

ادیبوں کے کیری کچرز پر مبنی فن پارہ ہے جو اکادمی ادبیات کے کانفرنس ہال میں 'ادبی کہکشاں' کے عنوان سے موجود ہے۔ یہ شہ پارہ بلا شبہ اکادمی ادبیات پاکستان کے لیے ایک بیش قیمت اثاثہ ہے۔ حکومت پاکستان نے اسلم کمال کو صدارتی ایوارڈ برائے حسن کارکردگی بھی عطا کیا ہے۔ ان کی اہم کتب میں اسلامی خطاطی، قلم موقلم، اسلم کمال اوسلو میں، گمشدہ، اور لاہور سے چین تک قابل ذکر ہیں۔ اسلم کمال کی مصورانہ خطاطی اور ادب کے میدان میں ان کی خدمات کو تادیر یاد رکھا جائے گا۔

سلیم ناشاد:

اسلام آباد: تاریخ وفات (04 جنوری 2024):

سلیم ناشاد

سلیم ناشاد پشتو کے نامور شاعر، ادیب، دانشور اور ادبی تنظیم مزدور ادبی سنگر، خیبر پختونخواہ کے سیکرٹری جنرل تھے۔ اُن کا تعلق مردان سے تھا۔ وہ سنگر پبلی کیشن کے بانی تھے۔ اُن کی اہم کتب میں ''کنجے'' اور ''فکروُن'' شامل ہیں۔

شیراز طاہر:

اسلام آباد (تاریخ وفات 04 جنوری 2024):
شیراز طاہر پوٹھوہاری زبان وادب کے ممتاز ناول نگار، شاعر اور دانشور ہیں۔ ان کی پوٹھوہاری

شیراز طاہر

زبان وادب میں گراں قدر خدمات ناقابل فراموش ہیں۔

منور رانا:

اسلام آباد: تاریخ وفات (15 جنوری 2024):

منور رانا

منور رانا گزشتہ اتوار کو لکھنؤ (انڈیا) میں طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے تھے۔ انھوں نے اپنے اشعار کے ذریعے ماں کو شاندار خراج تحسین پیش کیا۔

وحید رضا بھٹی:

وحید رضا بھٹی

اسلام آباد: تاریخ وفات (16 جنوری 2024)
وحید رضا بھٹی براڈ کاسٹر اور مترجم بھی تھے۔ معروف ادبی مجلّے ''راوی'' اور ''پاک نامہ'' لاہور کے مدیر رہے۔ وہ پاکستان رائٹرز گلڈ کے ممبر بھی رہے۔ انہیں کتاب ''قصے لاہور کے'' پر یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ کی طرف سے بہترین مترجم کا ایوارڈ بھی ملا۔

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی:

اسلام آباد: تاریخ وفات (25 جنوری 2024)

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی 1940ء میں ضلع چکوال میں پیدا ہوئے اور 1966ء میں اورینٹل کالج لاہور سے ایم اے اردو کیا۔ وہ 1969ء میں محکمہ تعلیم سے وابستہ ہوئے اور مختلف کالجوں میں تدریسی خدمات انجام دے کر اورینٹل کالج لاہور سے بطور پروفیسر سبک دوش ہوئے۔ انھوں نے جامعہ پنجاب سے تصانیف اقبال کا تحقیقی اور توضیحی مطالعہ کے موضوع پر مقالہ لکھ کر پی ایچ ڈی کی سند حاصل کی۔ شعبہ اردو اورینٹل کالج سے بازیافت کے نام سے تحقیقی مجلہ بھی جاری کیا۔ ایچ ای سی کے ممتاز پروفیسر (Distinguished Professor) بھی رہے۔ کئی ادبی، علمی و تحقیقی رسائل کے مدیر و معاون مدیر رہے۔ وہ بابائے اردو ایوارڈ اور قومی صدارتی اقبال ایوارڈ حاصل کر چکے ہیں۔ انھوں نے اقبالیات اور اردو زبان وادب پر درجنوں کتابیں تصنیف وتالیف کی ہیں جن میں اصنافِ ادب، خطوطِ اقبال، کتابیاتِ اقبال، تصانیفِ اقبال کا تحقیقی و توضیحی مطالعہ، جامعات میں اردو تحقیق، یادنامہ لالہ صحرائی، اقبال کی طویل نظمیں: فکری وفنی مطالعہ، 1985ء کا اقبالیاتی ادب – ایک جائزہ، 1986ء کا اقبالیاتی ادب – ایک جائزہ، خطوطِ مودودی، اقبال: مسائل ومباحث، اقبالیات کے سوسال، تحقیقِ اقبالیات کے مآخذ، اقبالیات: تفہیم و تجزیہ، پوشیدہ تری خاک میں (سفرنامہ اندلس)، سورج کو ذرا دیکھ (سفرنامہ جاپان)، مکاتیب مشفق خواجہ، پاکستان میں اقبالیاتی ادب، علامہ اقبال: خصیت وفن ودیگر شامل ہیں۔

شہزاد اظہر:

اسلام آباد: تاریخ وفات (04 فروری 2024): نامور شاعر، ادیب اور نقاد شہزاد اظہر کئی ماہ سے علیل تھے علالت سے قبل وہ راولپنڈی اسلام آباد کے ادبی حلقوں میں ایک فعال ادبی شخصیت جانے جاتے تھے۔ ان کی اہم

شہزاد اظہر

شعری تصنیفات میں "لہو کے ریشم سے" اور "پل کی سلوٹ پہ" قابل ذکر ہیں۔ زاویہ اور زندہ لوگ کے زیر اہتمام اور اکادمی ادبیات پاکستان کے تعاون سے 30 نومبر 2023 کو مرحوم کے نظمیہ شعری مجموعے "پل کی سلوٹ پہ" کی تقریب رونمائی بھی منعقد ہوئی۔

اسلم رسول پوری:

اسلام آباد: تاریخ وفات (06 فروری 2024):
معروف سرائیکی دانشور، ماہر لسانیات، ادیب، نقاد اور محقق اسلم رسول پوری سرائیکی وسیب کے معروف ادیب اور دانشور تھے۔ وہ ترقی پسند، روایت شکن اور عہد ساز نقاد تھے۔ انھوں نے سرائیکی وسیب کے لیے انسانی حقوق اور سیاسی سطح پر عملی جدوجہد کی۔ سرائیکی زبان وادب کے فروغ میں اُن کا کردار کلیدی رہا ہے۔ اُن کی اہم کتب میں ''لسانی مضامین''، ''تنارے''، ''تلاوڑے'' (تنقید)، ''سرائیکی زبان اوندا رسم الخط تے آوازاں''، ''سرائیکی دیاں بچکار آوازاں''

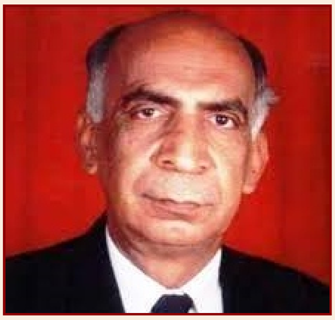

اسلم رسولپوری

سرائیکی زبان تے لسانیات''، ''لیکھے''، ''سرائیکی ادب وچ معنی دا پندھ''، ''سرائیکی قومی سوال''، ''سرائیکی تنقید تے ما بعد نو آبادیاتی نظریہ''، ''ارسطو دی بوطیقا'' (سرائیکی ترجمہ)، ''سچل سر مست''، ''بیدل سندھی''، ''حمل لغاری''، ''سرائیکی وچ بیتی تنقید''، ''سرائیکی لوک موسیقی''، ''مارکسی نقط نظر تے ساڈا ادب''، ''سرائیکی قاعدہ'' قابل ذکر ہیں۔

نذیر ناجی:

نذیر ناجی

اسلام آباد: تاریخ وفات (21 فروری 2024): ادیب، سینئر صحافی اور کالم نگار نذیر ناجی نے بطور چیئرمین اکادمی ادبیات پاکستان، ادیبوں کی فلاح و بہبود کے لیے خصوصی خدمات سرانجام دیں۔ اکادمی ادبیات پاکستان کی طرف سے دیے جانے والے کمال فن ایوارڈ کا اجرا بھی انہی کے دور 1997 میں کیا گیا۔ وہ سابق وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف کے سپیچ رائٹر بھی رہے۔ وہ 86 برس کی عمر میں لاہور میں انتقال کر گئے۔ انھیں بطور صحافی عمدہ خدمات سرانجام دینے پر 2012 میں ہلال امتیاز سے نوازا گیا۔

****

اسلام آباد (12 فروری 2024): اکادمی ادبیات پاکستان کی صدرنشین پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف، نامور شاعر، ادیب، اور نقاد شہزاد اظہر کے انتقال پر ان کے اہل خانہ سے تعزیت کے لیے ان کے گھر گئیں اور مرحوم کی بیوہ سے دلی تعزیت کا اظہار کیا۔ انھوں نے مرحوم کے لیے مغفرت اور ان کے لواحقین کے لیے صبر جمیل کی دعا کی۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے بطور صدرنشین اکادمی، ان کی بیوہ اور سوگوار خاندان کو اپنی طرف سے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ مرحوم کی بیوہ نے صدرنشین ڈاکٹر نجیبہ عارف کا شکریہ ادا کیا۔

بیادِ اسلم کمال

اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام منعقدہ تعزیتی ریفرنس ''بیادِ اسلم کمال'' میں

اسلام آباد (11 جنوری 2024): مصوّرانہ خطاطی کے صاحب اسلوب فنکار اسلم کمال کی وفات پر اکادمی ادبیات پاکستان میں تعزیتی ریفرنس 11 جنوری 2024 کو منعقد ہوا جس میں علم و ادب، خطاطی اور مصوری کے مشاہیر نے اظہار خیال کیا۔ شرکا میں انور مسعود، افتخار عارف، ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدرنشین، اکادمی، کشور ناہید (ویڈیو پیغام)، ڈاکٹر احسان اکبر، پروفیسر جلیل عالی، خالد یوسفی، محمد حمید شاہد، خاور اعجاز، محبوب ظفر اور احمد حبیب شامل تھے۔ اس تقریب میں اسلم کمال کے فرزند فہیم کمال اور ان کی صاحبزادی عظمیٰ کمال نے بھی خصوصی طور پر لاہور سے آ کر شرکت کی۔ نظامت ڈاکٹر شاذیہ اکبر نے کی۔ سلطان محمد نواز ناصر، ڈائریکٹر جنرل اکادمی نے ابتدائی کلمات میں کہا کہ اکادمی کے لیے اس تقریب کا انعقاد ایک قرض بھی تھا کیونکہ اکادمی میں موجود اسلم کمال کا عظیم شہ پارہ بعنوان ''پاکستان کی تخلیقی کائنات'' اکادمی پر اُن کا ایک احسان ہے۔ انھوں نے تمام مقررین شرکا کا شکریہ ادا کیا۔ انور مسعود نے اپنے خطاب میں کہا کہ اسلم کمال سے ان کی دوستی انتہائی پرخلوص، خیرخواہی اور خیرسگالی پر مبنی رہی۔ وہ ایک دردمند اور نیک انسان تھے۔ اسلم کمال تو ہم سے ہمیشہ کے لیے جدا ہو گئے لیکن ہمیں معطر یادوں کا خزانہ دے گئے۔ وہ صاحب اسلوب مصور تھے۔ وہ لفظوں کو پینٹ کرتے تھے۔ انھوں نے اسلم کمال کے سفرنامے ''اسلم کمال اوسلو میں'' کی تقریب رونمائی کے موقع پر پڑھے گئے اپنے مضمون سے دلچسپ اقتباس پڑھے۔ افتخار عارف نے کہا کہ اسلم کمال مصور، سفرنامہ نگار، شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ بہت اچھے انسان بھی تھے۔ اقبال اور فیض کو اسلم کمال نے فنکارانہ کمال سے پینٹ کیا۔ وہ تہذیبی حب الوطنی کے جذبے سے مملو تھے۔ انھوں نے کہا کہ اکادمی کے اس کانفرنس ہال میں اسلم کمال کی 550 اہل قلم کی ''پاکستان کی تخلیقی کائنات'' کے عنوان سے موجود تصاویر کو ورلڈ گینز آف بک میں شامل کرنے کے لیے اقدامات کیے جائیں۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدرنشین، اکادمی نے کہا کہ اسلم کمال صاحب طرز مصور تھے۔ قلم کے ساتھ ان کا گہرا رشتہ تھا۔ وہ ہماری قوم کے مثبت چہرے کے گواہ تھے۔ اسلم کمال نے جو کام کیا قوت تخلیق کا اظہار بن کر ہمیشہ موجود رہے گا۔ کشور ناہید نے اپنے ویڈیو پیغام میں کہا کہ اسلم کمال نے میری کتابوں کے بھی ٹائٹل بنائے۔ انھوں نے بہت سے رسالوں اور بے شمار لوگوں کے لیے ٹائٹل بنائے۔ ان کو پوری دنیا میں پذیرائی ملی۔ وہ ایک درویش پینٹر، لکھاری، خطاط اور ہمارا سچا دوست تھا۔ ڈاکٹر احسان اکبر نے کہا کہ اسلم کمال صاحب اسلوب مصور تھے۔ انھوں نے خط کمال ایجاد کر کے کمال کا کام کیا۔ پروفیسر جلیل عالی نے کہا کہ اسلم کمال ایک تفہیم رکھنے والے مصور خطاط تھے اسی لیے انھوں نے اقبال اور فیض کے کلام کو عمدگی سے مصور کیا۔ محمد حمید شاہد نے حسن پرست شاعر، مصور اور خطاط اسلم کمال کے عنوان سے مضمون پیش کیا۔ انھوں نے کہا کہ اسلم کمال ایک اعلیٰ پائے کے مصور، خطاط اور نثر نگار تھے۔ اسلم کمال کی صاحبزادی عظمیٰ کمال اور صاحبزادے فہیم کمال نے تمام شرکا کا شکریہ ادا کیا کہ انھوں نے والد کی تعزیتی تقریب میں شرکت کی۔ انھوں نے اپنے والد کے حوالے سے اپنی یادیں بیان کیں۔ خالد یوسفی نے کہا کہ اسلم کمال خود ایک ادیب، شاعر، سفر نامہ نگار اور خط کمال کے موجد تھے۔ وہ خوبصورت انسان اور فنکار تھے۔ وہ اعلیٰ پایہ کے مصور خطاط تھے۔ انھوں نے مقدار اور معیار کے حوالے سے بہت کام کیا۔ وہ اپنے کام میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ نیز انھوں نے فن خطاطی کے حوالے سے اسلم کمال کے فن اور ان کی اختراعات پر مضمون پڑھا۔ خاور اعجاز نے کہا کہ اسلم کمال جیسے با کمال مصور نے مصوری خطاطی میں منفرد دبستان کا اعزاز حاصل کیا۔ محبوب ظفر نے کہا کہ اسلم کمال ایک نستعلیق تہذیبی شخصیت تھے۔ کلام فیض اور کلام اقبال کی اُن کی خطاطی تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔ وہ تخلیقی خطاطی کے بانی کثیر الجہات مصور تھے۔ احمد حبیب نے کہا کہ اسلم کمال کی خطاطی اور مصوری میں شاعری کا رنگ نمایاں نظر آتا ہے۔

اکادمی ادبیات پاکستان کے زیر اہتمام منعقدہ تعزیتی ریفرنس ''بیادِ اسلم کمال'' میں

اوکاڑہ: گیریزن ہیڈ کوارٹر اوکاڑہ کینٹ پاکستان آرمی کے زیر اہتمام تین روزہ (15تا17 جنوری 2024) کتاب میلے میں اکادمی ادبیات پاکستان نے خصوصی طور پر اپنی مطبوعات کا اسٹال لگایا جس میں خصوصی رعایت پر کتابیں فروخت ہوئیں۔ اسٹال پر اکادمی کے صوبائی دفتر لاہور کے عبد الستار، میاں محمد عامر اور محمد امین موجود تھے۔

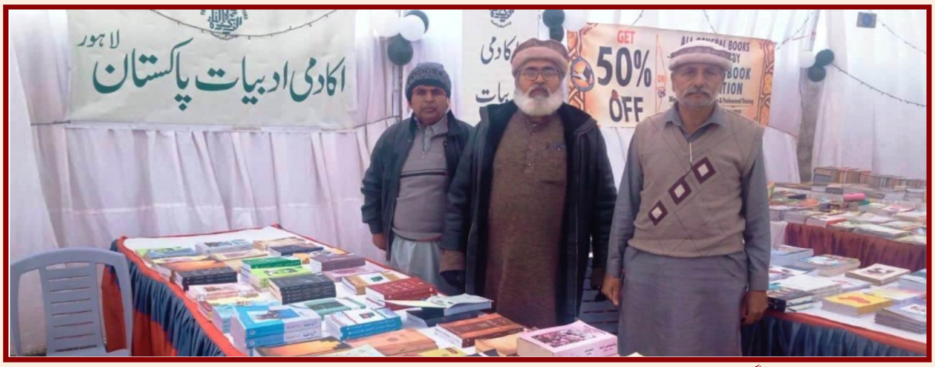

گیریزن ہیڈ کوارٹر اوکاڑہ کینٹ پاکستان آرمی کے زیر اہتمام تین روزہ کتاب میلے میں اکادمی لاہور دفتر کا اسٹال

فتح جنگ: لوکل گورنمنٹ فتح جنگ کے زیر اہتمام اور ادبی تنظیم ''چوپال'' انٹرنیشنل کے تعاون سے 18 جنوری 2024 جناح پارک، فتح جنگ میں دوسرے سالانہ کتاب میلے میں اکادمی ادبیات پاکستان نے خصوصی طور پر اپنی مطبوعات کا اسٹال لگایا جس میں خصوصی رعایت پر کتابیں فروخت ہوئیں۔ بک اسٹال پر صدر دفتر کے اختر رضا سلیمی، ایڈیٹر اردو، زاہد گلزار اور عمران ستی موجود ہیں۔

لوکل گورنمنٹ فتح جنگ کے زیر اہتمام اور ادبی تنظیم ''چوپال'' انٹرنیشنل کے تعاون سے منعقدہ، فتح جنگ میں دوسرا سالانہ کتاب میلے میں اکادمی کا اسٹال

سرگودھا: قومی ورثہ وثقافت ڈویژن اور حکومت پنجاب کے تعاون سے سرگودھا آرٹس کونسل میں منعقدہ دو روزہ (18تا19 جنوری 2024) نارنگی میلے میں اکادمی ادبیات پاکستان نے اپنی مطبوعات کا خصوصی اسٹال لگایا جس میں خصوصی رعایت پر کتابیں فروخت ہوئیں۔

اکادمی ادبیات پاکستان سمیت قومی ورثہ وثقافت ڈویژن کے دیگر اداروں کے اشتراک سے سرگودھا آرٹس کونسل، کمپلیکس میں دوروزہ ''نارنگی میلہ'' میں اکادمی کی مطبوعات کا اسٹال

پنجاب یونیورسٹی لاہور: پنجاب یونیورسٹی لاہور کے زیر اہتمام 7 تا 9 مارچ 2024 منعقد ہونے والے کتاب میلے میں اکادمی ادبیات پاکستان کی مطبوعات سٹال نمبر ایچ-1 پر 50 فیصد کی خصوصی رعایت پر دستیاب ہیں۔ شائقین علم وادب اِس نادر موقعے سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔

پنجاب یونیورسٹی لاہور کے زیر اہتمام زیر اہتمام تین روزہ کتاب میلے میں اکادمی لاہور دفتر کا اسٹال

پشاور: صدر نشین، اکادمی ادبیات اور ڈائریکٹر جنرل، اکادمی ادبیات پاکستان کا صوبائی دفتر پشاور کا دورہ

پشاور (15 فروری 2024): اکادمی ادبیات پاکستان کی صدر نشین ڈاکٹر نجیبہ عارف اور ڈی جی سلطان محمد نواز ناصر نے 15 فروری کو پشاور میں اکادمی ادبیات کے ذیلی دفتر کا معائنہ کیا اور اہلکاروں سے ملاقات کی۔ اِس موقع پر بورڈ آف گورنرز کے ممبرز ڈاکٹر گلزار جلال یوسفزئی اور محترمہ کلثوم زیب بھی موجود تھیں۔ ذیلی دفتر پشاور میں خان بادشاہ صاحب نے تفصیلی بریفنگ دی اور پشاور دفتر کو درپیش مسائل پر روشنی ڈالی۔ صدر نشین نے میٹنگ کے دوران ہدایت کی کہ پشاور میں علمی ادبی سرگرمیوں کے فروغ کے لیے اکادمی کے اہلکار ہر ممکن کوشش کریں۔ انھوں نے کہا کہ مقامی ادبی تنظیموں کو اکادمی میں ضوابط کے تحت اپنی محافل اور نشستیں منعقد کرانے میں معاونت کی جائے۔ تاہم اکادمی کے دفتر میں موجود سہولیات صرف ادبی تنظیموں کو ہی فراہم کی جائیں۔ اُنہوں نے کہا کہ خیبر پختونخواہ میں بولی جانی والی تمام زبانوں کو نمائندگی دی جائے۔ تاہم معدومیت کے خطرے سے دوچار زبانوں کو خصوصی اہمیت دی جائے۔ صدر نشین صاحبہ نے کہا کہ وہ جلد ہی خیبر پختونخواہ کے اہلِ قلم سے ملنے دوبارہ پشاور آئیں گی۔

پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف، صدر نشین، اکادمی اور جناب سلطان محمد نواز ناصر، ڈائریکٹر جنرل، اکادمی کا صوبائی دفتر پشاور کا دورہ اور اسٹاف سے ملاقات

پشاور: پروفیسر اسیر منگل اور ڈاکٹر اسماعیل گوہر کے حوالے سے تقریب

پشاور (9 جنوری 2024): پروفیسر اسیر منگل اور ڈاکٹر اسماعیل گوہر دونوں حضرات درجنوں کتابوں کے مصنفین ہیں نہ صرف پشتو بلکہ اردو ادب کے لیے ان کی خدمات قابل تعریف ہیں تحقیق اور تنقید کے میدان میں بھی دونوں حضرات نے قابل قدر خدمات انجام دی ہیں انکی تحقیقی وتنقیدی کتابیں نصاب کا حصہ بھی ہیں ان کی علمی و ادبی کام کو ایک سند کا درجہ حاصل ہے ان خیالات کا اظہار معروف اور سینئر شاعر، ادیب اور محقق پروفیسر ڈاکٹر یار محمد مغموم نے اکادمی ادبیات پاکستان پشاور اور خوئندے ادبی لکر خیبر پختونخواہ کے اشتراک سے پروفیسر اسیر منگل اور ڈاکٹر اسماعیل گوہر کے اعزاز میں انہیں صدارتی ایوارڈز ملنے پر منعقدہ تقریب سے بطور صدر محفل خطاب کرتے ہوئے کیا۔ ممتاز شاعر و ادیب ادریس اثر احمدزئی اس موقع پر مہمان خصوصی تھے جبکہ معروف شاعرہ حسینہ گل تنہا اور گلزار جلال یوسفزئی نے تقریب میں بطور مہمانان اعزاز شرکت کی۔ کلثوم زیب، ڈاکٹر زر محمد سنگر، شیر ولی خان اورکزئی اور رمشا خان سواتی نے پروفیسر اسیر منگل اور ڈاکٹر اسماعیل گوہر کی ادبی خدمات پر تفصیل سے مقالات پڑھے۔ ثنا وفا، ساجدہ مقبول تنہا، نگہت نایاب اور کئی دیگر شعراء نے دونوں سینئر اہل قلم کو ان کی زبردست ادبی خدمات پر منظوم خراج پیش کی۔

اکادمی ادبیات پاکستان، پشاور کے زیر اہتمام پروفیسر اسیر منگل اور ڈاکٹر اسماعیل گوہر کے حوالے سے منعقدہ تقریب کے شرکا

پشاور: دوستی ادبی میلہ

پشاور(31جنوری2024):اکادمی ادبیات پاکستان کی صدرنشین ڈاکٹر نجیبہ عارف نے "دوستی ادبی میلہ" کے افتتاحی اجلاس میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ اِس موقع پر چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل ڈاکٹر قبلہ ایاز نے کلیدی خطبہ پیش کیا۔ کثیر تعداد میں محققین، ادبا، اساتذہ اور طلبا و طالبات نے شرکت کی۔ اِس موقع پر اکادمی ادبیات پاکستان کے بورڈ آف گورنرز کے رُکن ڈاکٹر گلزار جلال بھی موجود تھے۔

"دوستی ادبی میلہ" پشاور کے افتتاحی اجلاس میں ڈاکٹر نجیبہ عارف، ڈاکٹر قبلہ ایاز اور دیگر اسٹیج پر بیٹھے ہیں۔

پشاور: چینی ثقافتی مرکز "چائنا وِنڈو" کی رنگارنگ تقریبات

پشاور(15فروری2024): چین کے نئے سال کی مناسبت سے پشاور میں قائم چینی ثقافتی مرکز "چائنا ونڈو" نے رنگارنگ تقریبات کا انعقاد کیا۔ چائنہ وِنڈو کی خصوصی دعوت پر اکادمی ادبیات پاکستان کی صدرنشین ڈاکٹر نجیبہ عارف نے تقریبات میں شرکت کی۔ اکادمی کے ڈی جی سلطان محمد نواز ناصر اور بورڈ آف گورنرز کے رُکن ڈاکٹر گلزار جلال بھی اُن کے ہمراہ تھے۔ اِس موقع پر مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے مشاہیر نے شرکت کی جن میں نگران صوبائی وزیر ٹرانسپورٹ ظفر اللہ خان، نگران صوبائی وزیر توانائی و منصوبہ بندی سید سرفراز علی شاہ، ایڈیشنل آئی جی پولیس محمد علی باباخیل، ایس ایس پی انیلہ مروت، سرحد چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے صدر فواد اسحاق اور سابق عالمی سکواش چیمپئن قمر زمان شامل تھے۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے اپنے خطاب میں چینی عوام کو نئے سال کے آغاز پر مبارکباد دی اور اِس سال میں دونوں دوست ملکوں کے روابط میں مزید استحکام کی اُمید کا اظہار کیا۔ اُنھوں نے شرکا سے خطاب میں بتایا کہ اکادمی ادبیات پاکستان اپنے چینی ہم منصب اداروں سے رابطے میں ہے۔ اکادمی نے چینی ادب کی متعدد کتب کے اُردو تراجم شائع کیے ہیں۔ ان میں چینی ناول، افسانہ، شاعری اور فلسفے کی کتب کے تراجم شامل ہیں۔ اسی طرح متعلقہ چینی اداروں نے بھی پاکستانی ادب کی منتخب کتب کے چینی تراجم شائع کیے ہیں۔ ڈاکٹر نجیبہ عارف نے کہا کہ پاک چین دوستی صرف معیشت، اقتصادیات اور سیاسیات تک ہی محدود نہیں بلکہ اس کے دُور رس اثرات ثقافت و سماجیات بالخصوص ادب پر بھی مرتب ہو رہے ہیں۔ اُنھوں نے چینی ادب کے اُردو تراجم پر مشتمل اکادمی ادبیات کی شائع کردہ سات کتب کا سیٹ "چائنا وِنڈو" کو تحفتاً پیش کیا۔ آخر میں اُنھوں نے اِس ثقافتی مرکز کے قیام اور تقریبات کے انعقاد کے سلسلے میں ایڈمنسٹریٹر امجد عزیز ملک اور ڈائریکٹر ناز پروین کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ چائنا وِنڈو کی اِن تقریبات میں پاک چائنا دوستانہ تعلقات کی تاریخ کو تصاویر کے ذریعے نمایاں کیا گیا، چینی ثقافت و تاریخ کی شایانِ شان تشہیر کی گئی، شہید بینظیر بھٹو ویمن یونیورسٹی کی طالبات کی چینی ثقافت سے متعلق پینٹنگز کی نمائش کی گئی، اور مقامی گلوکاروں نے پاک چین دوستی کا اظہار اپنے فن کے ذریعے کیا۔

پشاور میں قائم چینی ثقافتی مرکز "چائنا ونڈو" کی رنگارنگ تقریبات

پشاور میں قائم چینی ثقافتی مرکز "چائنا وِنڈو" کی رنگارنگ تقریبات

کوئٹہ: تقریب بیادِ عطا شاد

اکادمی ادبیات پاکستان کوئٹہ کے زیر اہتمام منعقدہ تقریب بیاد عطا شاد کے شرکا

کوئٹہ(13 فروری 2024): اکادمی ادبیات پاکستان کوئٹہ کے زیر اہتمام تقریب ''بیادِ عطا شاد'' منعقد ہوئی۔ بلوچستان کا عہدی شاعری سے کلاسیکل شاعری اور عصری شاعری کے سفر کو دیکھا جائے تو ہمیں چند ایسے شعرا دکھائی دیتے ہیں جو اپنی تخلیقات اور اپنے منفرد اسلوب اور لسانی تجربوں کے باعث معروف ہوئے اور اپنی شاعری کے ساتھ ہمارے دلوں کے قریب تر رہے، اسی تسلسل میں جب ہم عطا شاد کا ذکر کرتے ہیں تو ان کے شعری تخلیقات کے ساتھ ساتھ اُن کی پر کشش اور پر اثر شخصیت کا حوالہ بھی سامنے آتا ہے جو اپنے فکر و عمل اور اپنے جذبہ و جنون کی ایک ایسی مثال بنتے ہیں جس پر کئی پہلوؤں سے بات کی جا سکتی ہے، جو بلوچستان کے علمی ادبی اور شعری حوالے سے منفرد مقام کا تعین کر سکتی ہے، ان خیالات کا اظہار اکادمی ادبیات کوئٹہ کے زیر اہتمام عطا شاد کی شاعری اور شخصیت کے موضوع پر منعقدہ تقریب میں ممتاز اہل قلم نے اپنے اظہاریہ میں کیا، تقریب کی میزبانی کے فرائض افضل مراد نے ادا کئے اور عطا شاد پر اب تک ہونے والے مقالوں اور تراجم کا ذکر کیا، اس موقع پر نامور شاعر سرور، جاوید، محسن شکیل، قیوم بیدار، عابد میر، نورخان محمد حسنی، حسن ناصر، قادر رند، اے۔ڈی بلوچ، نجیب سائر، جمیرا صدف شازیہ لانگو نے عطا شاد کی شاعری اور بلوچستان میں ادب کی ترقی و ترویج کے لئے ان کی خدمات کے کئی پہلوؤں کا ذکر کیا، خصوصا عطا شناسی کے عنوان سے عطا شاد کی شاعری کی گہری معنویت اور بنیادی حوالوں کو موضوع کے ساتھ ان کی زبان کے تجربوں اور تراکیب و لفظیات پر تحقیق اور توجہ کی ضرورت پر زور دیا گیا تاکہ ذاتی تعلق اور عقیدت مندی کے پہلوؤں سے آگے بھی عطا شناسی کو بنیاد فراہم کی جا سکے۔

ملتان: کشمیر اور اہل قلم کے حوالے سے ایک مذاکرہ

اکادمی ادبیات پاکستان ملتان کے زیر اہتمام منعقدہ تقریب ''کشمیر اور اہل قلم'' کے شرکا

ملتان(06 فروری 2024) یوم یک جہتی کشمیر کے حوالے سے اکادمی ادبیات پاکستان ملتان کے زیر اہتمام کشمیر اور اھل قلم کے حوالے سے ایک مذاکرہ کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت معروف شاعر اور سابق پرنسپل سائینس کالج ملتان پروفیسر نسیم شاہد نے کی جبکہ سینئر پروڈیوسر ریڈیو پاکستان ملتان نسرین فرید مہمان خصوصی تھیں نقابت کے فرائض معروف ادیب اور کالم نگار محمد اظہر سلیم مجوکہ نے انجام دیئے اس موقع پر مقررین نے اس بات پر ضرور دیا کہ اھل قلم اپنی تحریروں اور شاعری کے ذریعے عالمی سطح اور بین الاقوامی اداروں تک مقبوضہ کشمیر کے لوگوں پر ہونے والے مظالم کے خلاف آواز اٹھانے میں اپنا بھر پور اور موثر کردار ادا کریں اس موقع سابق پرنسپل پروفیسر نصرت محمود اور سینئر پروڈیوسر ریڈیو پاکستان ملتان سید قمر عباس ہاشمی اور میاں محمد اعجاز نے بھی اظہار خیال کیا جبکہ معروف شاعر عباس ملک نے کشمیر کے حوالے سے اپنا منظوم کلام پیش کیا۔

پشاور: پشتو زبان کے شاعر و ادیب اور قلم قافلہ تنگی کے سرپرست اعلی عبدالخالق بادل کی وفات پر تعزیتی اجلاس

پشاور(18 جنوری 2024): اکادمی ادبیات پاکستان پشاور کے دفتر میں ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں پشتو زبان کے شاعر و ادیب اور قلم قافلہ تنگی کے سرپرست اعلی عبدالخالق بادل کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اجلاس میں اکادمی ادبیات کے بورڈ آف گورنر کے ممبران محترمہ کلثوم زیب اور پروفیسر ڈاکٹر گلزار جلال نے شرکت کی اور کہا کہ عبدالخالق بادل مرحوم نے پشتو زبان و ادب کی ترقی و ترویج کے لئے بہت اچھا کردار ادا کیا اور انکی ادبی خدمات قابل ستائش ہیں اس موقع پر اکادمی ادبیات پاکستان پشاور کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر خان بادشاہ نصرت نے کہا کہ مرحوم اپنی پوری زندگی زبان و ادب کی ترقی کیلئے وقف کر رکھی تھی پشتو زبان و ادب کی بھر پور خدمت

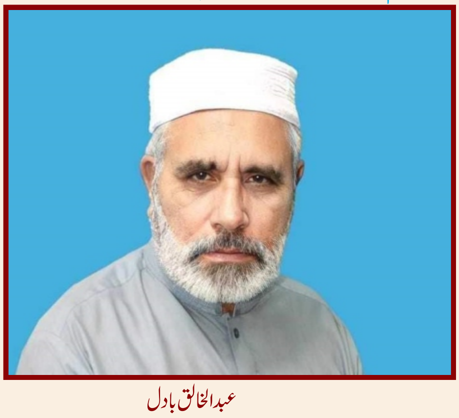

عبدالخالق بادل

کرنے کے ساتھ ساتھ وہ ادبی تنظیمی امور کے حوالے سے بھی ہمیشہ متحرک رہے اس سلسلے میں مرحوم عبدالخالق بادل نے کئی ادبی تنظیموں کو فعال بنایا۔ اجلاس میں مرحوم کی ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی اور اللہ تعالی سے دعا کی گئی کہ مرحوم کو اللہ اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے پسماندہ گان کو صبر اور استقامت کے ساتھ یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے دریں اثناء اکادمی ادبیات پاکستان کے چیئر پرسن ڈاکٹر نجے بہ عارف اور ڈائریکٹر جنرل سلطان محمد نواز ناصر نے بھی ایک تعزیتی پیغام میں عبدالخالق بادل کی رحلت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور ان کے پسماندہ گان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں صبر و جمیل کی تلقین کی۔

ملتان: یومِ پاکستان کے حوالے سے تقریب

ملتان(22مارچ2024) : یوم پاکستان کے موقع پراکادمی ادبیات پاکستان ملتان کے زیراہتمام ایک خصوصی تقریب کاانعقاد کیا گیاجس کی صدارت ماہر تعلیم اور معروف شاعر راجہ کوثر سعیدی نے کی جبکہ خلیفۃ مسرور حسین صدیقی مہمان خصوصی اور سینئر براڈ کاسٹر سید قمر عباس ہاشمی مہمان اعزاز تھے اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ زندہ قومیں اپنے اسلاف کی اقدار پر عمل پیرا ہوکر ہی کامیابی کا سفر طے کرسکتی ہیں ہماری نوجوان نسل کوقیام پاکستان کے مقاصد کو کبھی بھی فراموش نہیں کرنا چاہیے اکادمی ادبیات پاکستان ملتان کے انچارج میاں محمد اعجاز اور معروف ادیب اظہر سلیم مجوکہ نے شرکاءتقریب کاشکریہ ادا کیا۔

اکادمی ادبیات پاکستان ملتان کے زیراہتمام ”یوم پاکستان کے حوالے سے تقریب“ کے شرکا

ملتان: معروف ادیب اور کالم نگار جناب رانا محبوب اختر کی کتاب ”سندھ گلال“ کے حوالے سے خصوصی تقریب

ملتان(27فروری2024): معروف ادیب اور کالم نگار رانا محبوب اختر کی کتاب سندھ گلال کے حوالے سے اکادمی ادبیات پاکستان ملتان کے زیر اہتمام ایک خصوصی تقریب کاانعقاد کیا گیا جس میں نامور ادیبوں اور دانشوروں کے علاوہ کتاب دوستوں کی بھرپور شرکت نے تقریب کومنفرد اور یادگار بنا دیا کتاب کے موضوع کو واضح کرنے کے لئے معروف ادیبوں نے مکالمے کے ذریعے کتاب کے مختلف گوشوں کوآشکار کیا اس تقریب کی صدارت معروف نقاد شاعر اور سابق پرنسپل گورنمنٹ سائنس کالج ملتان پروفیسر نسیم شاہد نے کی مہمانان خصوصی صدارتی ایوارڈ یافتہ شاعر رفعت عباس اور معروف ماہر تعلیم ڈاکٹر ممتاز کلیانی اور مہمان اعزاز معروف صحافی شوکت اشفاق تھے نظامت کے فرائض معروف ادیب اور کالم نگار محمد اظہر سلیم مجوکہ نے انجامِ دیئے اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے کتاب کے مصنف رانا محبوب اختر نے کہا کہ سندھ گلال صرف سندھ کی قدیم تہزیب و ثقافت سے روشناس کرانے کی ایک کاوش ہی نہیں بلکہ پانچ ہزار سالہ قدیم سندھ کے اہم مقامات کی سیر بھی ہے انھوں نے سندھ گلال کو محبت کی کتاب قرار دیا تقریب کے صدر پروفیسر نسیم شاہد نے کہا کہ سندھ گلال کے منفرد و مضبوط بیانیہ اور عمدہ اسلوب نے کتاب کو امر اور صاحب کتاب کے علمی وادبی قد کومزید اونچا کردیا ہے سینئر صحافی شوکت اشفاق ڈاکٹر ممتاز کلیانی، محمود مہے، ڈاکٹر الیاس گبیر ڈاکٹر عابد رونگھا پیرزادہ محی الدین ایڈووکیٹ اور شاکر حسین شاکر نے بھی سندھ گلال کو سندھ اور جنوبی پنجاب کی قدیم اور جدید ثقافت کا حسین امتزاج قرار دیا معروف دانشور پروفیسر رفعت عباس نے کہا کہ مقامی ثقافت اور عام وکمتر ذاتوں کی تہزیب و ثقافت اور نظر انداز کرنے والے طبقات کی محرومیوں کی سندھ گلال میں خوبصورتی سے عکاسی کی گئی ہے معروف براڈ کاسٹر قیصر نقوی پاکستان ٹیلی ویژن ملتان سنٹر کرنٹ افیئرز شعبہ کے سربراہ شفقت عباس ملک چلڈرن ہسپتال ملتان کے سابق ڈائریکٹر ڈاکٹر خالد عباس بخاری ڈاکٹر ذوالفقار علی رانا معروف شاعر اسلم جاوید معروف سماجی رہنما محسن شاہین ڈپٹی کنٹرولر ریڈیو پاکستان ملتان جعفر بلوچ ،شہزاد بھٹی، سید قمر عباس ہاشمی ، کرسچین رائٹرز فورم پاکستان کے صدر اور معروف شاعر جاوید یاد صوبائی سیرت ایوارڈ یافتہ شاعر صابر انصاری راحت امیر نیازی ،مظفر بخاری پروفیسر نصرت محمود، ابراہیم بسمل معروف شاعرہ تانیہ عابدی مسز اعجاز شازیہ کنول عبدالرحمن اور دیگر اھل قلم نے بھی تقریب میں شرکت کی۔

اکادمی ادبیات پاکستان ملتان کے زیراہتمام ٗمعروف ادیب اور کالم نگار جناب رانا محبوب اختر کی کتاب ”سندھ گلال“ کے حوالے سے خصوصی تقریب کے شرکا

کوئٹہ: کتاب ''پھر چلا مسافر......بلوچستان دریا دل لوگوں کا مسکن'' کی تقریب رونمائی

کوئٹہ (18 جنوری 2024): اکادمی ادبیات کوئٹہ کے زیر اہتمام ملک کے ممتاز سفرنامہ نگار ڈاکٹر مشتاق احمد مانگٹ کے سفر نامہ بلوچستان ''بلوچستان دریا دل لوگوں کا مسکن ہے'' کی تقریب رونمائی ہوئی۔ تقریب میں نامور ادبا او رشعرء کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ صداقت بٹ نے میزبانی کے فرائض سر انجام دیئے۔ انھوں نے مہمان خصوصی کو خوش آمدید کہتے ہوئے تقریب کو خوبصورتی سے آگے بڑھایا۔ مقررہ وقت پر تقریب کا آغاز ہوا۔ مہمانامور ادیب پروفیسر حسن ناصر نے بلوچستان کے پس منظر میں اس کتاب کو ایک اہم حوالہ قرار دیا اس کتاب میں سفرنامے کے تمام لوازمات کا بڑی خوبی سے نبھایا گیا، اس کتاب کے ذریعے ہمیں بلوچستان کی تاریخ ثقافت اور سیاحت کے تمام پہلوؤں کا بہترین انداز میں سامنے لایا گیا ہے۔ اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ بلوچستان واحد صوبہ ہے جس کے بارے میں ملک کے دیگر حصوں میں بہت کم جانتے ہیں۔ ڈاکٹر مشتاق احمد مانگٹ نے بلوچستان کو پورے ملک میں متعارف کروایا ہے اور اس کتاب کے شائع ہونے کے بعد بلوچستان کے بارے میں پائے جانے والی غلط فہمیوں کو دور کرنے میں مدد ملے گی۔ اس لئے میرا خیال ہے ڈاکٹر صاحب جیسے افراد کو اس سلسلے میں زیادہ سے زیادہ کام کرنا چاہیے۔ انھوں ن ڈاکٹر صاحب کمرشل بنیادوں پر نہیں لکھتے بلکہ ایک علمی جذبہ کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ اس موقع پر افضل مراد نے کہا کہ اس کتاب میں ایک سیلانی مکمل طور پر غیر جانبدار رہ کر لکھتے ہوئے نظر آیا جو اس کے کام کو اہم بناتے ہیں۔ انتہائی شائستہ زبان کا اظہار تحریر میں موجود ہے۔ انھوں نے کہا کہ یہ میرا تجربہ ہے کہ بلوچستان کو ہمیشہ نظر انداز کیا جاتا رہا ہے۔ اس سلسلے میں یہ کتاب بلوچستان کے سفیر کا کام کرے گا۔ کتاب کی فہرست ہی اس کی اہم ہونے کی شاہدی فراہم کرتا ہے۔ ڈاکٹر عبدالقیوم بیدار نے کہا کہ بحیثیت سفرنامہ نگار میرا تجربہ ہے کہ لوگ اپنے قریب کی چیز اور جگہ کو اہمیت نہیں دیتے وہ دور کے چیزوں میں دلچسپی لیتے ہیں۔ سفرنامہ کسی بھی خطے کو متعارف کروانے کے لئے لکھا جاتا ہے۔ آج ماضی کی تمام ٹولز کسی حد تک بے کار ہو گئے ہیں۔ معلومات کا سارا خزانہ موبائل اور نیٹ کی صورت میں انسان کے جیب میں منتقل ہو گیا ہے۔ تاہم جو بھی لکھاری ہے وہ عوامی سفیر ہوتا ہے انھوں نے ڈاکٹر صاحب کو مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ ہم آپ کے اس کاوش کو کبھی نہیں بھولیں گے۔ نامور شاعر اور ادیب سرور جاوید نے عطا شاد کے شاعری کا حوالہ دے کر کہا کہ ہمارے ہاں ایک کھٹورا پانی سو سال وفا ہے۔ انھوں نے کہا کہ بلوچستان کو محسوس کرنے کے لئے اس کے درد کو سمجھنا ہوگا۔ بلوچستان بالکل مختلف ہے جس طرح نظر آتا ہے۔ صاحب کتاب اور تقریب کے مہمان خاص ڈاکٹر مشتاق احمد مانگٹ نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ جہاں جذبات اور خیالات ایک ساتھ ہو تو اظہار میں وہ تمام چیزیں بیان نہیں کی جا سکتی۔ بلوچستان سے میرا جذباتی لگاؤ ہے۔ مجھے جو محبت یہاں ملی وہ کہیں اور نہیں ملی یہاں محبت ہی محبت ہے میں نے غیر جانبدار رہ کر تاریخی حقائق کو اپنے تمام کتابوں میں سامنے لایا ہے۔ ویسے تو تاریخ اکتھا دینے والا موضوع ہے مگر تاریخ کو سچائی کے ساتھ بیان کیا جائے تو اس میں دلچسپی زیادہ ہوتی ہے۔ انھوں نے بلوچستان کے لوگوں کے ساتھ ہونے والے نا انصافیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ سیب، انگور، کھجور دیگر میوہ جات یہاں بہت پیدا ہوتے ہیں اس لئے یہاں پر ان کی پیکنگ اور پروسیسنگ کے مراکز قائم کئے جائے تو یہاں کے لوگوں کو آج کے مقابلے میں زیادہ فائدہ ہوگا۔ کرومائیٹ، کوئلہ اور دیگر معدنیات کو صوبے سے باہر پروسیس کے لئے لے جایا جاتا ہے میں اپنی تحریروں اور آپ لوگوں کے ذریعے یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ ہماری تاریخ انتہائی درخشاں ہے اس کو سامنے لایا جائے اور یہاں کے وسائل کے حوالے سے مقامی لوگوں کو بااختیار بنایا جائے۔ اس کے علاوہ حافظ اورنگ زیب، اکبر علی نے اظہارِ خیال کیا۔ اس طرح ایک خوشگوار تقریب اپنے اختتام کو پہنچی تمام مہمانوں کی تواضع کی گئی۔

اکادمی ادبیات پاکستان، کوئٹہ کے زیر اہتمام کتاب ''پھر چلا مسافر......بلوچستان دریا دل لوگوں کا مسکن'' کی تقریب رونمائی کے شرکا

کوئٹہ: مادری زبانوں کے حوالے سے تقریب

جب ہم زبانوں کی ترقی اور ترویج کو اہمیت دیں گے تو ادب کا دائرہ آگے بڑھے گا۔ ڈاکٹر عبدالقیوم بیدار

کوئٹہ (21 فروری 2024): ادب کے فروغ میں مادری زبانوں کا بنیادی کردار ہوتا ہے جب تک زبانوں کی اہمیت اور افادیت کو مدنظر نہیں رکھا جائے گا ادب اپنا کردار ادا کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ مادری زبانوں کے لوک ادب، کلاسیکی ادب، اور عصری حوالوں سے لکھے ادب میں زبانوں کی رنگارنگی کے مظاہر سامنے آتے ہیں بلوچستان کی مادری زبانوں میں ادب کی رفتار قابل قدر ہے، جب ہم زبانوں کی ترقی اور ترویج کو اہمیت دیں گے تو ادب کا دائرہ آگے بڑھے گا، ان خیالات کا اظہار نامور ادیب اور محقق ڈاکٹر عبدالقیوم بیدار نے اکادمی ادبیات پاکستان، کوئٹہ میں مادری زبانوں کے عالمی دن کی مناسبت سے مذاکرے سے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کیا، اس موقع پر اکادمی ادبیات کے ادبیات بلوچستان نمبر کے حوالے سے گفتگو ہوئی اور ادبیات کے مادری زبانوں کی اہمیت کو سامنے لانے کی کوششوں کو سراہا گیا جس میں بلوچی، براہوئی، پشتو، فارسی اور ہزارگی زبانوں کی تخلیقات کو قاری تک پہنچایا جا رہا ہے، اس تسلسل کو قائم رکھنے کی ضرورت ہے، مادری زبانوں کو بین الاقوامی سطح پر نمایاں کرنا اور ہمارے قارئین کا دائرہ بڑھانے میں کردار ادا کرنا پڑے گا، یہ مادری زبانوں کی خدمت کا اصل حوالہ ہے، مذاکرے میں افضل مراد، حسن ناصر اور دیگر نے اظہارِ خیال کیا۔

اکادمی ادبیات پاکستان کے زیرِ اہتمام شائع ہونے والی مطبوعات

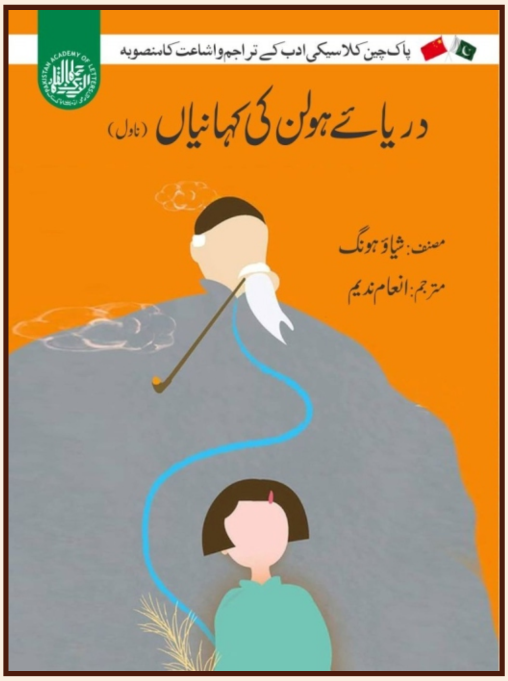

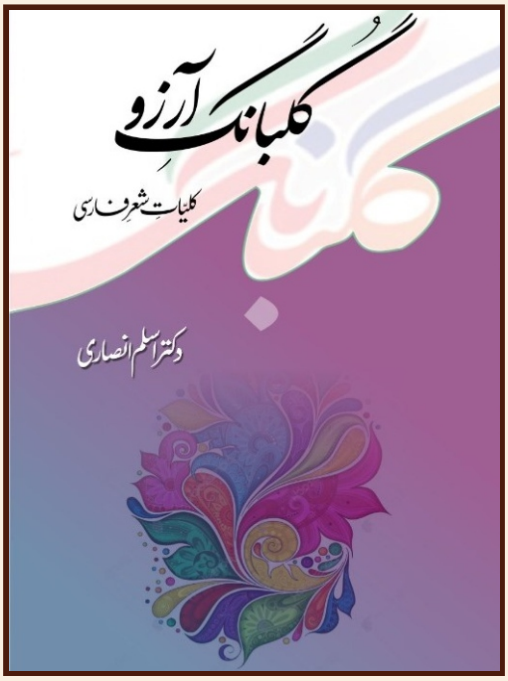

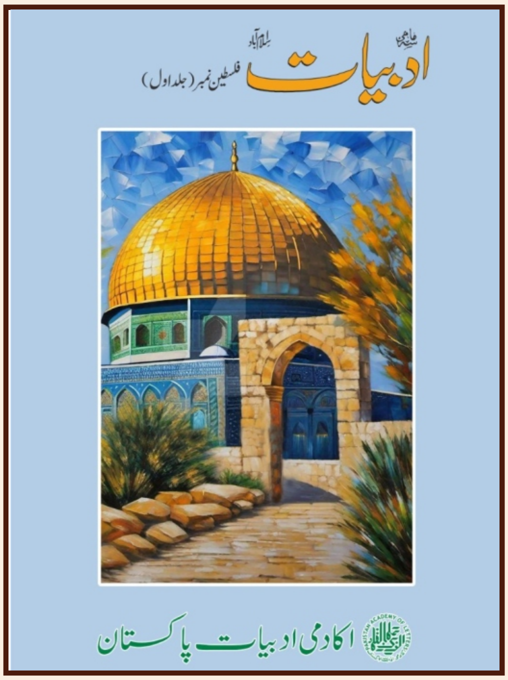

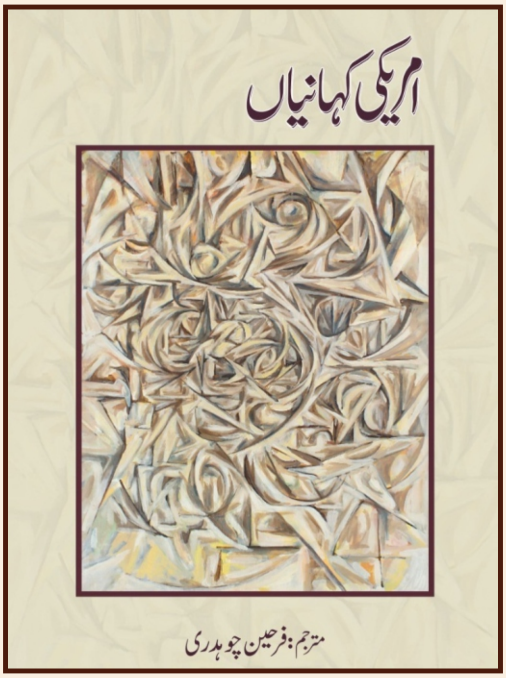

نگران : پروفیسر ڈاکٹر نجیبہ عارف

مدیر منتظم : سلطان محمد نواز ناصر
مدیر اعلیٰ : محمد عاصم بٹ
طباعت : اختر رضا سلیمی
مدیر : محمد سعید ساغی
کمپوزنگ : فاروق شہزاد
تزئین و آرائش : وقار احمد
ناشر : اکادمی ادبیات پاکستان، سیکٹر H-8/1، اسلام آباد
مطبع : نسٹ پریس، اسلام آباد